

در مرقا از بحر الایمان و شایسته است
 غنوی می بی آن افعی خرد الایس جا

تصفیه و سید زمان بکانه و آن اولیای بهمان یوان عالمی میزبان
 مرحوم خالص دم این یوان ترا بعلی خالص است اگر خوش سیمی

2576



حسبه فرایش با یوان علی بهادر خا خا خا و با محمد انصاری خا خا خا و خا خا خا
 یوان با یوان دارش علی خا خا خا خا در این وضع سده باری ضلع علم کلام

در مرقا از بحر الایمان و شایسته است
 غنوی می بی آن افعی خرد الایس جا

| | | |
|---|--|---|
| بسم الله الرحمن الرحيم | | |
| لکون پہلی حمد خدا کا کیا کرتے پیدا یہ سارا جہان وہود و بیا و غیر تو سکور اویسی کی بی بی قریب کا جان بول پری دیشور و رجن ملک نور پر نور امجد و جلال کی | کی جسنی پیدا زینت آسمان ہی شک و نہی اوج انجان مقدور دل مجیب و غفور اویسی کا چکنا ہی شہر دین مہ و مہر و زمین و فلک کہ ہر جہاں کی تجھے ادا | ہی ذات خدا وحدہ لا شریک مستند اویسی بن و ابلا و جلال علیم و جنیم و حلیم و خبیر ہر اک و سب کی ہی بی اختیار انہی میں سرگرم حمد و ثنا بحیاط علم ملک بسط |
| در نسبت سرور کائنات علیہ السلام | | |
| کردن بعد حمد خدا ابیہم شہد و سر اسد و رانیا کہ آدم سی لی تابعیے تری یہ فرمانے دینے دوشہ احدی نہ اچھی نہ بد جو الحمد کا عالم میں رہی شہدیکہ تو نام غیر الانام جو امتحان کی شد و سحر | سفات نبی شمس احم حبیب اوزار و سما پروا ہی نہ ایسا ہوگا کوئی انا ائمہ ہون بلا اسم کا نہ احمد احد سی کہ کہ جبر احمد ہی گھڑتہ ہی دوشی | شہد شاہ اعلیم نیا دین وہ اولاد آدم کا سراج ہی ذات خدا نہیں جہ ہوا اک بسم و نوکی ہی پنا جو کی خدا ہم احمد با ونا ولا کر تو اعزاز نام ہی |
| در مصیبت اصحاب کوید | | |
| امام رسل حسرت العالمین ہوئی واسطے جنگی و سراج احدا و راہداریں فریاد جنگ کے معنی پڑی ہوئی بلا کشتل حد کا وہی تولا کہ چیرل فی اویسی عظیم تو سچ او پڑے دوسروں مناسبتی و قرین ہی کی | نہ ہمہ ہی کوئی نہ اسکا شہر حمید و ہمد و حید و شہد غلیظ و لطیف و سمیع و بصر جو چاہی کری پاک و پرکار نہا کی کسی مگر انتہا قیاس تو بروی مگر محیط | ہی زات خدا وحدہ لا شریک مستند اویسی بن و ابلا و جلال علیم و جنیم و حلیم و خبیر ہر اک و سب کی ہی بی اختیار انہی میں سرگرم حمد و ثنا بحیاط علم ملک بسط |

| | | |
|--|---|---|
| <p>عظم ساء سردار عادل ہوا شد لافتا سردار نامدار بخت علی و بخت بتول شفیع اہم ہر شکیہ تمام بیان یکدیگر یہ کرنا ہوں حال اگر محکومی شوق اسی اشتیاق ہوئی نہر خوشی سے شوہید کیا سینے موزوں اس سپید ولی غرض ہے یہ ہی بلا چہا تا ہی کوئی کسید کا جوید</p> | <p>صفت جسکی کر تاجی علی علی ولی صاحب الفتا رہین اونے راضی اور دل در سبب تالیف کتاب گوید کرنا گاہ یوں لیں گے زانیہا تو جگہ جگہ تو کہہ اقتدا بنا جانکا جکی دشمن بزیہ کہ اب نہیں بچو جگہ آ یا نظر کہ اس میں ہوئی چو چو غلطی در مشاجات گوید</p> | <p>وہ شہان عالی نسب سنی امام حسن اور امام حسین بختی و علی کے ہر نوح و ہجر عالیہ العاۃ و عالیہ السلام کہ اسی میں لہنی کہا جیسے کا کہ حوال فرزند شاہ امام وہم شہر شہر کا حیلہ یہ جو کہا کاشن بجز ان کا نام خداوند عالم کر گیا ہسلا چہا تا ہی علی ولی دانا علی کہ میرا سخن ہو سید رسول محبت تو ہی عطا کیجیو ہی احمد حسن ان علی تمام وہما کا خطا کو کچھ گیا جو کہا نہیں جکی ترم و کرین ہی میں ہی تعمیر کا کسان ارم میں جوانی ازل و الکر سعادہ ہو دو رو بہا کی جگہ</p> |
| <p>جنوں کی جامع قرآنکو محمد کے جو خاص ہر حسین امامان بن ہمن جو انشا کہ کبھی کسی جگہ کا چہا پان ملی اسے فرستے بی نہیں کم شفاعت کا تیر وسیلہ پیر جو کی دل سے اس میں مکر نام کہین اعلیٰ و حسان فی ہر سوا اسکی ہوید چاہیوں کرم چو میری خدا کیجیو تخلیق جوئی و کھا اور حکام چہا کی ذکی القینت دیوانہ سبت او کی تار کو تو کو کو محامہ جو رستم نگار ہی و ان خدا یا بختی امام حسین او نہیں ہی خدا یا باک رسول غیر خدا مار ب کو آباد کر</p> | <p>مری بخشید و ساری سہو خطا عطا کر ایسے عشق اسلام نہیں جھوٹ امیرین پر غلطی نہیں کہتی ماہند سودا ویر بلاغت نمایان ہی گفتار بیخ لسان گفتگو میں پڑی زبان میں کہنا سلاست آواز معرزین باشان و تو قیر مری دوست کو تو وانشا و کو</p> | <p>خدا یا بختی ہی الورا پڑ ہی یا سنی اسکو چناوٹی مری ہمن جو استا و شوق فن شاعری ہمن و اپنا نظیر قصا دہ پکٹی ہی اشتہار بڑی نامور کہنوین ہمن خداوند عالم عزت اٹھین اور کہ با خدا میری چو پڑین</p> |

برای من این خاویج ب
رود امین پنهان شد
سنود و سحر سالک ابیاب
رود آبی بهی که بگذرد
و آیت دخی فاقه لکین
اباگی سنو جنگ کا ما جوا
رودت بیان خشک تکیا
ولی هیچا لشکر که نه لاکلام
سنو جنگ کا ابیاب
کمالی جیر شلیه قن
بوسفیان کی جی لوگ کین غلام
نکلمانورا دلیر کچ خوشایم
که آتی بر کیک که شکر تمام
تمی اسحی بان و نینا تهر سوا
پیو کشتی باقی ده در حالت
چلی لفرنس جب و ده مر خورا
خوناکه لایق تاجر کی جا
تو کیا و کجا و آو و بر کجی
ترا ترش دیدگی جی کین غلام

به آغاز داستان گوید در جنگ بدر کبری
که چرخکی بان بیکسیا آک
هونی بدرین جنگ کبری
اسل بیت کی حضرت محمد
بی و سحر سالک ابیاب
ننیدن جیوت اسکی دیلر
کی قتل اکیا نیس بکاپس
کیا اسنی جنگ کا انتظام
لرانی کا باعث هوا پران
که امی شاه اقلیم دنیا وین
بین جی و جمعیت ابراص
تمین فتح و کجا خدا کریم
لر و انوی بڑه کر کقل عام
نهایت جری با خدا دیندا
که تریم جیوت کجیه جیوتانی
هوی پیو اشاه نه و بر
که آیا کایا نیک بی و فاعلا
و ده آپسین باقرین بین کبری
و ده اسوار و نو نه لکرام

نندایا طفیل نبی عرب
نه اسلا هوا اتفاق جواد
لرعی اهل کینه سی کسین بار
لرعی کافرونی جیوت پران
جهان پاؤ لون مثل شکر گد
کیا یه او و کون دم کارزا
ننه لرف غول کسلی تخی نان
کلی تو هونی فتح و نه لکرام
تمی شلی سوا سی یار و کجی پاک
سبستال و زیاده لکیرین
کر و قتل و کجی حکم خدا
که اسطرح و تابی حکم خدا
ول جانف و ده و کون بان
شجاع و دلیر و قوی شهیدار
لکراس کونی نه تیه تارما
روا سوا ابرجی پیو سب
نظاتی کچ لوک وان کجا
اوسی جیوت لکرام و نه لکرام
کیا تیر تاقی کوا و نه لکرام

جو تہا تیرا لہر و شرک کید
 تھی مستور و لڑجہ کف جو تھو
 جو جہاد میں کجما انکا کھرا
 بنایا پروردگار یونچ جو نام
 یہ کلمہ کیا نعرہ اک نور
 بنیانی پیرانہ کی اختیار
 ہی او کی برائی تہا راہلا
 جو انور و ثلث عقیدہ تھے
 لقب و کما شہور لا انما
 علی ولی فی ہبی ان کبار
 کہ عقبہ فی حضرت عقیدہ کا پیر
 زیوادی حضرت عقیدہ یون
 نہ پایہ شہرہ بی فی انہم
 بنیانی او قیادت پر کارناز
 دین ہر ادا و شران کار
 کہ پہلی خدا ہی گارناز
 سزا میں سوز و کاب بیان
 کہ اسکا جوہل فی ہلا
 یہی قدر رب رب روضہ ہلا

مغیرہ کا بیٹا تہا سون ملید
 ادھر وہ کئی بلا ہم وقت
 ابوہل بڑبک یہ کہنے لگا
 لگی کنی اونی یہ شرکنا
 کہ لرزنی میں خلک شور
 کہا شاہ مردانسی میرے بار
 کہ دیگا تمہیں فتح و خیر
 لڑی وہ ہی ملید میں بچو
 کہ شیک وہ سر بکارت جی
 ولید بعین کا لیا سردانا

یہ میرے لشکر میں بخوف جان
 اور ابن و آجہ جو عبد اللہ
 کہ پہلے مجھے نام اپنا بتاوا
 کہ تم اپنی لڑکی قابلین
 ہماری مقابل جو ہو پہلا
 عقیدہ کو عمرہ کو قوم ساتھ
 غرض حضرت حمزہ و قننا
 پڑا فوج اعدا میں کزللا
 غرض حضرت حمزہ و فی خیر
 جہنم میں اخل ہوا وہ

جلی پہلی لڑنی تیرے نوجوان
 سہی وہ ہی ملید میں لکڑ
 پھر سپہیں تم ملکی زور اڑا
 جلی جاوہم تھی سارا میں
 اوسی سچا ہی شاہ ہر دو جوان
 اور ان چھٹا لڑکی کا لڑ
 لگی لڑنے کفار سی ہرلا
 کہ لڑکیدو آئی میں شہیدا
 لیا کات تیغ کا گرونی ہر
 ڈری شاہ ہی جتنی تھی کبیر
 دیا توڑ رکھتا تھا وہ فتنی
 جہان تھی نبی شاہ کو کون
 صحابہ کو پانچ او سجا شہید
 نہ راقی رہی ایک سہی کینیجہ
 میں لکھتے صحبت ماسی سبیز
 کیا سیکڑوں کا فرو کو ہلا
 یہ چاکا کر دین شہیدہ عظیم
 خروش نہ بک انہر نہی پہلا
 گیا لیکے پیش رسول خدا

روایت

کیا قتل ہوئی کر کی زار بون
 کہ دیگا خاندان شہیدین
 دعا کی کہ اٹھان کارنا
 دین ہر حق فی قشتی ہر
 او تار فلک سی قشتی ہر
 گر اگر ابوہل کو وہ جوان
 مجھے فرج کیا تو کر گیا ہلا
 کہ بچو بچہ آج غالب کیا

ہو کید از ان حج سپردنا
 جو کی اول لعینوں پر کدیر
 مجھی ان لعینوں ہی فتح تو
 یہ ملک میں اپنی تفسیر
 پہونچا ملا گاتے بخون پاک
 چڑنا اوسکی سینچہ رکھتا تھا
 یہ سنکر کہا ابن سعود
 بکتی ہی سن کیا چہرا

او پہل کا سہنی دیکھ کر
 اور اوسد کل کیا کہیں جانے
 بہتے لعین گئی یاں بہر
 کہ جس دن ہوا فعدہ کفار کا
 اب کی یہاں ہی نہو احوال
 کہ جنت تو تم ہی افار بہر
 کہا تب ہی فی کفر کو تمام
 غرض چہرہ کی طلب
 یہ کہنی کو بہنی بلایا تین
 رہی سے آئی تھی جو سب چلے
 کیا ایک اس و نفع ہی بیان
 یہ باعث تھا اسکا کو کفر کا
 دیا سچ جہد ستا یا کمال
 کہ عتکہ جہاں پانچ جاہلین
 تم اس قتل عتکہ لیر کو کرو
 یہ برکت علی کی تھی برنام
 کہا اونی سنی ہی بنا قتل
 یہ سنا پھر نہ ہو کفر خفا
 اور اس حال میں کو با آجا

سو ہی خرم و شادان بہر
 شجاعان شیریں نان پلا
 کوئی تھا جوان و جوان کو
 کہیں قتل فوج رسول خدا
 دیا اوکل لاشوں کا خون ڈال
 لڑے جسے کوڑا جی غصہ تپتے
 رہتے جو کہ میں نہ کلا
 سو جو جمع اک پاچہ صاحب
 چار اب یہاں ہی چلیں
 کہ حضرت فی جہد کو کوروا
 دیکر تانہار و کھلی تمام
 لیا شہ کی پانچ کو کفر خفا
 نہ نہ ہار جرم او کسپہ و کھان
 یہاں ہی سنی مذہب فی نزد
 کہ نصرت ہوئی فوج اسلام
 یہ کفار ہی جہر کی کھان
 طلاق او کو دیکر واکہ
 یہ آہ و بکا و نہ پٹا بہر

جہاں کہ سر چار نہ کو ادا
 کہی سیکو و جانے کا کور
 صحابہ اسلوسی چو لکھا
 ہوا او گھڑی خود جو عجز
 کہنا کہ پختہ کج حاکم بنی
 صحابہ پوچھا تعجب میں آ
 کہ ابول سکی تین ہونے ا
 کہ آپ اس سچ بہر کی شہ
 غرض کہی جہاد یار کو کوروا
 بلایا تو عتکہ کو پھر کھیکر
 چنانچہ ہی کور کا یہ مذکر
 جب اس رجب عتکہ کو پلا
 او سیدم بلار علی کو لکھا
 وہیں قتل و سنی نفسی کو
 سن اب دو لیرا کج تمام
 جو تم مار کجائی لڑائی میں
 او سیدم ہار سانی فی کج
 غرض عتکہ پھر ہی مسما

کیا پہل اس جہاد کھار بہر
 نہ ارواں کی سبک سہو کھا
 سنو قدرت حق کیا جا
 کہ سرکٹ کی اون کا نہ جگر
 لکی کہنی لاشوں سچ او کور
 کہ مقتول ہی کت لڑی ہونے
 کہ گویا نہیں کج حکم خدا
 کہ دی فتح خان نے مراد
 چلے جیسے انجم سچ تہا ہا
 شہید زمین میں نہ کور
 بہت خوش ہو لیر کج شہر
 کہ مسیحین کج کی پوچھ جا
 تو یہاں عہد دے کیا
 کہ امی شاہ طراز فی جہاد
 بہنم مین اصل خدا فی کیا
 جو بی بی ہر کج ہی سونہار
 تو کو یون قتل ہوئی خرابی
 گئی پانچ عتکہ کی
 خفا لیکر کورادی و کج

انان بعد خوشترنی پهر پلا
اگر کلمه پیکر سلمان جو تم
اوسیدم چکم جناب رسول
مہولی جو سعاد کی دولت
یہاں سی من احوال پندار
کہ بعد اس لڑائی کی نصرت
ابوسفیان مہا اوسن و کلام
ہو و غنا حکم رب علیل
اوسو غن جو پیل نے حکم یہ
قریب مایہ جانی و فوج
غرض کی صیقت مانند
غرض مہولی طیار اوسیدم
مقرر کی شہ فی سہ جوان
مہولی جینے دار فوج لعین
دین پر غمی سحر و کلام
مہیا کرو جاک سائبان
غرض سلطہ پیکر سہیل
چکنی لگی بر شمشیر شاہ
سدا الامان کی ہوئی پیکر

یہ عباس علی گہری کہا
شناسا اکرام ایمان جو تم
کیا دلی عسائے مان قبول
خدا اویسی جہی ہلو جو کمال

جہان و شکر میں اکثر اس
تو کروں اسیر سی آنا کھی
زبان سی کہا کلمہ لا الہ
یہاں سی تہ ہوا اتیام

درواقعات جنات احاد کوید

خبرین یہ آپا چہ شکر
مہولی کے جامتیا اوس کا قیام
کہ جا کر نبی پاس ہی جیل
جببے اسی کہا آکیں
اوپا پنا سا کہ کئی فوج
قریب مزینہ لعینوں کی فوج
امام رسل کے مہولی بہر کا
پیکر جنگا اعدا تو ہی پہلوان
دیا حکم شہ فی لڑو زمین
غنایت ہوا سدا محمد و اللہ
لڑوان لعینوں کی بی درک
کہ جیسے بریسا ہی ہوا و کلام
وہ شہ کون یعنی سائبان
پریشان ہوئی اون لڑو کلام

کئی تڑو شہ ارقوم قریش
لڑائی کا سامان بنا کر دست
نہری کرای سرور و جہان
محمد فی ہنکر یہ سب بھرا
اوسیدم خبر مجھ کو فوجی خور
خبر کی ایسی خود بخود بطلب
دولہ احمد کر چکی جبکہ طے
جو ہمہ ہوا عبد اللہ بن جبر
یہ منتی ہی پھر شہر نادر
بنی کی کہا دیکھ بی اختیار
مہولی و دونو جاسی و کان
لہا دین پورین نا کوئی انکا
علی ولی ہی لڑی اسقدر
مگر فوج اسلام سہی مان

وہاں تم ہی آئی ہر پیکر
دل بچ آکود ہوشا بھی
بنی فوج اسلام کی بارشاہ
لہا گے محمد یہی صدیام
کہ کرتا ہی کیا اب خلافت
وہ کہتا تھا سہا پنا کھی
چاہت مکہ کی چاک ویت
ابوسفیان فوج آنا ہی مان
کہ اپنی جہاب سے پلا
نہیں جو پیکر گناہا پیکر
نوا پاس حاضر مہولی ہاں
مدینہ سی و دو کوس و کوئی
بنا و کچا شہر و دہر خیر
علی ولی صاحب و اللہ
ہی خاص ہوا سدا و کلام
مسلم مسکن بی کارند
شہ کی گری ولی و کان
کہ اوسن ہا پیکر و کان
ہوا کار شہر اندا و کلام

| | | | |
|--|---|---|---|
| که کفار بیدار نیستند که گمانی است چلی لوثی مانع اسباب بر جودانه آگیا او کو در وقت مگر کفار اهل اسلام است گلی سنگ کی ایسی نمیشد زیر دل و جگر کی موی سرخ لکمون حال وقت کاکلیان که ای لوگو تم ایسی کی بود اوس وقت پر کرد کافران گلی سبک کی نیست کتی جوان خبر کی ای آئی جوانان اوس کی و دایه کی کس لعینون کی چو کی کتیا نه آیا او بین چو کی خوش و ده بر کی وین کی غنیمت گلی مار فی نعره میدرس خانی جو چا اواسه دین یه کمار و شانی جو کویکی با کین قتل چو کی کفدر | هری فخری با و نه جوان کیا منع عبدالمند فی شقیه سجده لعین کی نیست کتیا جودت جوانان کی کجاست موا حبس زندان کی نیست بنی نیک لیل چشمان بود قلم کی کلمات کی نسو سیه خمد نو مقبول اسباب بود سخت کی سلمان کی نهی بود اجل کی نگه کی چاند چاند تو کیا ماجر و کیستی مری موسی جانسی حرمی کی کجا که پامال باغ کی کو کیا نه پاس کجا و کجا کی نه لای لعین تاب بخار گلی کاپنی پو توفیق شقی و ده کف جانی کجا کی گلی مثل و با کفدر پاد کی کو کی ناسو | غنیمت نیست کو سب جانکر ولی کننا او کجا نه مانا گلر نه فوج اسلام موا کتنو کجا جسم نهی تمام دین شاد و فوج دوری نهی صحا بهی جو اک و نه کتیا یه و کیا جو ایلیس ماجر یه آواز سنتی کی اقتدا شید و دین کی کتی دین صحا بهی و کجا با و کجا گلی سنگ کی شکر نهی صحا بهی و کجا غلظت کیا شید و کجا کتی صحا بهی پو کجا کی بار جهان مجمع فوج کفدر که لایس که پاس حرم کجا کر و کجا و دین کی جولی میان کتی خا رسول خدا کی کی کار | تسی جانی کجاست او تری پو کوی سلمان تری جو کتیا پیا بغض و نهی و نهی کون کی کجا جو کتیا گلی پو چینی خون و کتیا تو پر کوه بر جکی و کتیا نهات موی شاد و کتیا جوانی پو کتیا و ده تری پو چانی و کتیا موا حبس زندان کی گلی کی جام شهادت کیستی و پامالی و کتیا که کیا موانی و کتیا و مانع فیض دین کی کیا قتل کجا کی نه باقی ره نام لینی کتیا معدن کی کتیا تسی کوی پو و سو قتل |
|--|---|---|---|

کہ نازل ہو میری دلالت
غرض لڑکی و بڑائی نام کی
کہا بہر علی کسی کہ تم ایسی
غرض فتح کی او کو جو کافر
نہایت ہو کہ نہ مقرر شو
جو باقی ہیں و کیا غرض
جس دن وہی پسند برادر کی
ولا بہ محبت معنی میں جان
تو دیکھا سبھی نبی تو کو کافر
تو غم ان کی مریکا کرنا ہو
چنانچہ مدینہ میں ایک یاریم
تو روزی چہ غم کو دل جا
کہا تک لکھ گیا تو یا جا
کہا ایک اونچی یہ پند
نہور کوہ سپر نہ دریاغ
کہ ایسا نہوا احما محبت
غرض ایک کافر تھا ستودہ
تھی پر سال جمعیت کا دل
بہت شہین نہیں بل جو

کہا سنی ہی شاہ دنیا و دنیا
کہ نصرت ہوئی نوح اسناد کی
مدینہ میں جا کر شتابی ابھی
علی مرقضی فی جو دہی سہر
برائی جو تھی و کی دل کی
لی آئی مدینہ میں پیرو جو
جو دیکھی تو کہنی لگی کسی کا
بھی پر خدا تو بھی کرانی جا
دل و جان کسی کی میں کہم
پستی ہی حضرت سب شیعہ
بدستو جاری ہی شیکم
کر گیا بدستور ماتم جا
کہ ان بعد کیا حال
مالخ نوبستان فرور و درخت
کرین قصد از نیک است
مدینہ میں پہنچا جو کیا پر
بہت کہ بہت کم بہت کم
کھستان جنت میں آج

مادر کو تمہارے خدائی بہان
او سپر ہم علی فی سر جو کا
خبر فتح و نصرت کی دویر ملا
تھی بل بہ نہ جو میں بقرار
ازان بعد رفتنی پھر ملا
کہا ایک اونچی ہی جی
یہ کیا تھی اگر رہائی جی ہا
رسول خدا احمد و ستان
تبا و سوقت کنی لای جون
زان مرد جوڑا بنی مرد جو
کسی کو کسی مرد کی دان اگر
ہوا قید جنگ احد کا نام
پڑا خطا مہینا بستان
نہایت ہو ستیا و در
یہی مصالحت بنے آپ کی
کوئی کوئی جا کر جی سی ہا
ہوا او تو یہ کہ ہنگام کم
اور اس سال نوح لعینا جنت

فرشتہ کو پہنچا باغ و شاد
کیا سجد و شکر کنی کا اور
کہ کہہ لی کوئی نہ ولین
خبر فتح کی سبکی بے اختیار
مسلمان کی لاشوں کو دفن کیا
مدینہ میں تھی اک پیر
جو ہوئی تو کر تھی نبی پر شہا
جس کی مدینہ میں باغ و شاد
کہ غم کا اس دم جو ہو کوئی
ہوئی انوش خرمو یہ آؤ جو
ہوئی لغت کرنا مد نظر
طفیل محمد علیہ السلام
کہا گے بیان دو سر جنگ
کہ جہان ہو سب یہ فقیر
لعینو نکو ہی یہ ہا ہا ہا
کہ یہ جو سفیر ایک نزدیکی
کہ سنی اسی سرور کا رہا
بہت خرم خرم ہو کہ ان
زیادہ ہی اخی خاتم اکبر

نہ ہرگز کرین جنگ کا قضا
 غرض فوج کو اپنی ہمراہ
 مگر جنگ کو قوم کفار
 جو دیکھا پہنچے کہ تو ہم عین
 غرض وہ سال حج کے
 تھی بہر عینا و نہ عاقبت
 گئی اہل مکہ و ثمان جو کئی ہر
 مسلمان کے احرام باندھیں
 بفضل خدا و بار خدایا
 ازان بعد کاش شخص میر
 کہا جاکر نہ اگر کفار سے
 یہ سنکر خوش ہوئے نہ کفار
 نہ حضرت کی خدمت پہنچے
 تنہا ہی ان سے ہی احضار
 انہوں نے کہا عہد پیمان
 چلے شہر کے کسی تہذیب
 اب آگاہی یہ کہہ دینا
 کہا ایک انہی ہی پہلا
 ہر حج سی فارغ جو خیر

مناسب ہوگا انوی پہلا
 اوسیم نبی سوی ہا کیلے
 نہ آیا نبی کے کوئی سنا
 پی جنگ میں نہیں آئی ہنر
 امام رسول سے کہہ چلے
 یہ قرآن کی لپی تھی نام
 تھی جو بنیم ملک پانڈ
 خدائی طرف لو لکائی ہو
 لعینو پچھو عیب ایسا
 دریا ہیج دریافت کر لیا
 و اس سمت کی میں حج کو
 لگی کرتی پہر صلح کی تھالی
 نہایت میں مجبور ہم دیکھی
 رہی صلح جنگ جمل ہو
 ہوئی پہلی انھی امان
 مایہ نبی میں جارفتی آواہو

یہ سنکر نبی فی دیا یہ جواب
 یہو چکر و مار آپ فی پہلا
 سنو بلکہ اوس قوم کفار
 تو شاہد ام اپنی لشکر کو
 بہت ساتھ لہجایا جاہ
 غرض پونجی ملک میں اللہ
 یہو چکر و ناہر نہ یہاں
 یہ سامان جو دیکھا تو کہا
 کہ بس یہ کچھ فوج شاہ
 کہ آئی تھی کرا دیس یان
 ذرا بھی نہیں نکلو سکا
 کہا آئی امی سرور و جہا
 ماری یہ باتجا مانی
 یہ سنکر چیل کو رحم کیا
 پہر و جاسی حشر عینا
 ہوا اس آئی کا خائب
 عربیان واقعات قلعہ خیر کو یہ
 اوسیم یہ غفرنی اگر کہا
 کہ نجاشی جو تہا شاہ مار

کہ بتا ہی کہا تو چلا جانتا
 لڑائی کا اوسنی ارادہ کیا
 بہت تنہا آکر مسلمان
 پہر آخر مایہ کی جانب
 مگر اوش دینی ہی ہمراہ
 نشان و غنیمت اللہ
 ہوئی مستعد جنگ جہا
 دل اہل کشتی تھی اوش
 کئی خود جو وہاں وہ سنے
 غرض اوشی دیر تارکی و
 کسی کشتی جنگ عینا
 ہوا یا نہ امثال عطل کر
 مینی کو تشریف لے لی گئی
 کی سب معاف و کی حرم
 غویہ ملک و خیرات دیکر تمام
 بفضل و عنایات لطف خدا
 کروں کچھ بیان جنگ جہا
 کہ جرت ہی ہزار سال
 مسلمان ہوا اسی شاہ و قوا

وہیں پہنچا صلح پارک کا حال
 فی سائے اجاب عالم مقام
 جودی بھی خیر کی سنگدھری
 تہا کہ مرد و سونے و بیل
 ازان بعد حضرت کی پہر پڑا
 شجاعت میری تین کیا تھم
 بنی فی وہیں کلام خدا
 غرض جاکی سیدان پورین
 مگر کافروں نے بھی حماکہ
 مگر اک ہیوی تہا مشورین
 ہوا تعدد بڑی دجنگ کا
 شجاعت جو دیکھی یہاں
 رقص تہا جو رقص و طمان
 کسی قلعہ میں تہو غازی تمام
 تھی وہیں جو ان کی جہان
 لکھا تہا سچی سوا دین تہا
 غرض رعنا تہا و افصاح
 غلہ سا شجاع و دیوین
 بجز آل محمد علیہ السلام

ہوئی آپ کو شادمانی کمال
 کیا کوخ خیر کو با احتشام
 مع فتح پونجی و مان جیگر
 کی سات کافر جو حلال
 بلا کر یہ شیر خدا سے کہا
 جوں ہوں بہادر ہوں بنا پتھر
 کیا چڑکی دم پھر لکھی شفا
 نہین جو تھم ہی سچی سین
 نہ آیا زار یا زار خدا
 نہایت قوی تھن بڑا پہلو
 لیا شیر خونی بھی نام خدا
 حواس کو صحرانے گم راوی
 کہ تھی بہت جس یہ آسمان
 شجاعت دکھا کر کیا تھن عام
 بنی لکھی کیا عقد و وسع
 خراج اس میں کیا معاف
 ہوئی تختیا بل اسلام
 ہوا ہی نہ پیدا ہو گیا
 چاہے جسے دیکھو یا نہ دیکھو

ہوا پھر یہ قصہ خوش نماز
 نفیس خدا پونجی خیر بین
 کشیدہ ہوئی لکھی حیرت
 اوی جان پود و مرد عالی تھم
 کہ تھم جلاؤ تھم کیا تھم
 مگر شاہ و مران تھم حیرت
 ہوئی آپ لال چاکر سوار
 کیا دسی جو نعرو حیدری
 علی فی کیا واریو تھم کا
 سہمتی تھم سہمتی تھم
 اور اک واریخ و وکر کیا
 چھپی قلعہ میں جاکی وہ تھم
 علی فی دیکھا کر کرامت تھم
 لب مال و زلوت کفار کا
 اور اوس میں فی تھم لکھوا
 چنانچہ وہ خط کئی تھم
 بجا شہر میں کیا اسلام کا
 حیرت میں کب پھر اوتھم
 ہی اول و تھم کا تھم

کہ اس پہلی خیر میں کھی جہا
 حبیب خدا سرور انبیا
 بی جنگ میں دین و فتنہ
 روانہ ہوا سو کمال تھم
 کر لکھو لکھو تھم تھم
 کچھ لکھی سلی و سداں پر
 لیا تھم تھم تھم تھم
 پڑی سہمتی تھم تھم
 بہت تھم تھم تھم
 تھی اوس تھم تھم تھم
 و وکر میں تھم تھم
 سہمتی اوس تھم تھم
 اوکھا تھم تھم تھم
 گرفتار تھم تھم تھم
 دیا قوم کو اپنی لکھی
 ہی اوس تھم تھم تھم
 لکھو تھم تھم تھم
 تھم تھم تھم تھم
 ہی مختار کی لکھی تھم

| | | |
|---|---|--|
| <p>شہادت کمال نبی پر کیا حق با جام و حدت پادشاه کہ را خدا میں شمشاد کلام جو کشتی میں مولانا علی نقی عطا کی تھیں ہر پیر و پادشاہ عالم شجاعت کہ حکم ولی ایک رجب جو باقی را کہ حضرت عیسیٰ عالم بقام شہادت یہ سبط کی جوتی شہاد جو خفی تھی شہول میں آگاہ اس جو خوش طبع الم تری سن کہ غی و قدر ام</p> | <p>در بیان احوال و احوال گویید</p> <p>کہ تا گاموں حال شہ کرنا کلی یا نسے پیکر شہاد کا جام اوسی سی یک لکھا ہی کرنا زاد و مچا تاک یکمان بہ حال خیرا را و شہا جی شہادت کشتی میں لیا بعینہ تھی شمشک غیر الانام وہ گویا شہاد و پیکر کی حسن پر ہوا و سکا افتنام ملک جن انسان عطا روان آسک کہ گویا کشتی</p> <p>ہی اظہر من الشمس اب نوال کا تہہ ہوا روایت یہ کہ تہہ میں وہ رجب بیان کشتی و یا سب افضل شہاد کا بفضل و عنایات شان شہادت جی دوم آون غرض و نور و جی یہ کشتی شہاد جو خطا ہر تھی دلون پر ہوئی یہ حکم چرک اگر چاہتا تو اپنا سہلا</p> | <p>خداوند عالم نے بس خاتم یہ حال شہدین و ان ملک کہ حاصل ہو دنیا بقیہ خداوند عالم فی جو خوبان عطا کیا کہ اگر بی غم تہا شفیع ام کو علیہ السلام عطا و جی میری کو رہ خفی کشتی میں جس کو جی کہی حق فی ان صاحب عطا ہوئی غم وہ جبرین لی کہی سے یہ صریح لکھا گیا تو خفی شہاد کا کلام چرا</p> |
|---|---|--|

| در بیان شہادت حضرت امام حسن علیہ السلام بطریق سر و کتمان | | | |
|---|--|---|---|
| پلا سادیا و جی زغون امام حسن کی حرم عبد نام اسی طبع پر دین شہا یزید عیسیٰ بن کر نہال کہ میں پہنچا تھیں اب نہال سید خاندان گالاج تھیں | کہ اسرار خفی ہوں مجھ تھی اک بنت شہاد شہور ریاز جہر نکو پور نہال کہ عقد مجھے اگر خیال کیا میرے کشتی کیو ہاں نظر ایک جاہوت و جہ | کسی پرتما یہ معذ کہلا یزید اور جہاد خفی شہید نہیں انص جو جہا دیا اوشی اسن با جہا اسی طرح کوئی اگر وہ اوسدہم تو با نہ پیکر اپنی | رسول ادس آگاہ دھما کہ میں اپنا تھیں کہ حکم تو جہاد جہا جہا اپنا اوسی روز و وقت سلیم کہ گیا مرے دل کی گشت ہلاکت نہ پیکر میری تھیں |

محبی جان دنیا کو را نہیں
 لکھا ایک رات ہی بڑا
 علیل آپ چالیس برس
 قریب آبا جسدِ مرقم
 کہ اسی ہائی سیکر یہ مجھ کو بتا
 کہا آپ نے ان اسیدم ہی
 اگر میرا قاتل ہی وہی ہیں
 وگروہ نہیں قاتل جان مر
 خدائی کیا تمہا کیا دل عطا
 سن اوچھاس جی جی ستی
 شہادت کی تاریخ میں پیش
 کسی نے لکھا تھیں جی جی
 مہینا تہار روز کو چھ مہینہ
 یہی اویوں ہی لکھا تھا
 ہی نالہ کنان بے لہ انداز

تجی گہرین لائیکا یا نہیں
 کہ زہر فونی چہ شہ کو یو
 ستم روز اس مرضی کی ستم
 تو اس وقت کا یوں ہو حال
 تجی زکھری یہی ہی ہا
 میں مارو گھایا کھایا
 کہ جہر ہی اس وقت اپنا تین
 تو میں جہنم جاتا ہوں
 کہ اپنا جگر نکال کر بیٹھ
 ربیع اول و پہلی ہی سہ
 کہ ان راویوں کا ہی رہا
 ربیع الاول و پہلی ہی سہ
 تھی تاریخ پندرہ جون یا تین
 کیا بسکا مذکور بالا تمام
 قلم روک خادم لکھ نہا

غرض میں دنیا کو رو لگی
 کیا پانچ بار ہی مطلق اثر
 کہ نکال کر بیٹھ کر آؤ تو کیا
 کہ تشریف لاکر دین پرین
 کہا آپ نے آج ہی تم اس
 یہ سکر حسن کہا حسین
 تو بدلی کا ہی لینی والا خا
 کہ میرے ہی اسی ماخی لا الہ
 شکر کے ایذا کی ہرگز نہ
 کہ دنیا فانی ہی حضرت
 کسی نے لکھا ہی ای دوستو
 جہا میں جن جب تو کہ جو
 کسی نے لکھا ہی کہ شعبان
 اسی لکھی ہی جی ہی میں
 جو مفتی شہادت کا تھا

وہ کجست انکسوں کاتی ہی
 چہی بار آخر ہوا کارگر
 نکلتی تھی دستوں شام بچا
 لگی پوچھنی تھی شام بچا
 زمانی سی کر دو کی کیا لگ
 کہ صبر لازم شمعیں روشن
 سہی خود وہ لیکھا اس کا خا
 کسی کو کر قتل تم گلیا
 نہ در پی ہو خود کس طہر
 ہو باغ محبت میں جان زن
 تھی وہ لست تم سفر کی سنو
 تو کہتی ہیں جی ہی کی سنو
 بلا شاک و پند ہوتی ہی
 کہ عمر حسن کا تصور کین
 ہوا ختم یا نئے بفضل خدا

در بیان اقامت گرامہا و حضرت امام حسین علیہ السلام بطریق جہر

پلاٹ ہوا قتی شہر ہا
 کہ اکران قتر ہو تہا مینہا
 ہو اکھ و سکو کہ فوراً توجا

کہ لکھنویں ظاہر شہاد کا
 خدا سی کہ کوئی برائی
 حضور جناب شہد انبیا

روایت یہ کی ہفتی نی ہا
 کہ مجھ کو اجازت دیر خا
 غرض وہ ملک حبس کلا

انس اسے سب نیر مینا
 تو جاؤں میں دند ورا
 محمد کی خدمت میں حاضر ہوا

| | | | |
|----------------------------|------------------------------|-----------------------------|-------------------------------|
| راستی سچ نبودہ کسی بن | رسول خدا کی جو تھی زود میر | وہیں آگے حضرت کے کشت ہ | لگی ہو مٹی خوب سب کھنکھ |
| دشمنی یہ دیکھ پوچھی بتا | کہ کہی تو امی سرو کا تانا | ہست پارتی میں آگ کو جتا | لگی کہتی باتیں رسالتا بت |
| کہا پشتمنی فی سنا ہی بجلی | کر گئی انہیں قتل است ہی | اجازت اگر ہو تو جا کر انا | جدا ہو گا جس سے لڑنا کجا جات |
| اوشما لا اون تھو رسی اپنی | یہ سن کر لگی کہنی اوستی بجلی | خوشی ہی ہمارا اسید مر تو جا | وہ مٹی وہاں ہی دھما کر لگا |
| غرض ہونی لاکر جو خاک لاش | وہیں ام سائے جلد سیدی | اور اک اپنی ٹوٹی بدو کجا | رکھی لاندہ برجا شفاف دیا |
| کہا ایک اوستی ہی بڑا | ہو کر ملا میں جو یہ ساخا | اوستی کو لکر ام سائے جب | جو دیکھا تو کیا دیکھا کہتی پڑ |
| یہ دیکھا کہ ٹی ہی ہنر گیک | سہایت بڑا دیکھ کر دینک | روایت میں ایک کجا بجلی | کہ حضرت علیؑ اپنی فوت حال |
| لڑائی میں نہیں کسے سب بن | کہا تہا یہ کوئی کی مدین | کہ نام اسکا ہی منلو کہ لڑا | سہایت ہے یہ جانی کر لبا |
| شہر لڑا کجا یہی ہی مقام | یہاں ایک دن دیکھا قتل عام | ہی صفیں خام ایک موشع لاکام | کہا رہی یہ دیا کی مٹی مقام |
| وہ دیکھا کہ ہی نام کجا ورا | حیات اوسکی پکڑ کی ماتی | قربا و سکی ہی کر لبا بج پڑا | زمین اٹکی ہی فتنہ ناسچ پڑا |
| یزید لعین اور ملعون کے | بلا شک سر مہر کہ باپ سے | ہیں چرخی نہیں سر مہر | اوستی جاکے صفیں میں بڑا |
| بلاشبہ ہی سب تہا تمام | کہ جس شہر کا شہر تمام | مفصل سوا شہا دتی جو | سر سرتی گویا دھو جیت گئی |

| | | | |
|---------------------------|----------------------------|----------------------------|----------------------------|
| کہ جب تخت چاکی بٹھانید | شقی تہا نہایت غصہ تھا | بنا شاہ مردود ملک مشق | کہی راہ مسدود ملک مشق |
| رج کجا مہینہ تہا پھر کسکس | تھی سنا تہ چوکی وہ لٹیر | غرض جب تہہ خدایا | ہر اک ملک میل وشی لکھ |
| کہ بیعت ہی اب کرسن قبول | نہیں سوچ کالاشک غصہ کا قتل | یاموہن کہ کہہ کسے پیچہ بول | غرض جھگڑ چاکی فوجی بول |
| مدینی میں مل تہا اور کلا | گیا پالوسکی ہی حکم زید | کہ میرج مدینی میں سطر بول | کہا وشی کرین کسیر بول |
| غرض اوستی کجا کرد حکم زید | کیا عرض سب تہا ہی بل زید | لگی کہنی سنگی یا وشی بول | جبیت اکی میں ہم نورین |
| وہ مردود فاسق ہی اور لٹی | کرین وشی بیعت کجا کبی | نہیں کون نہا بیعت بول | تو کہہ پہنچ ہی مٹی باہر طو |

غرض کی حضرت اوس کو پورا
غرض کی علی بن ابی طالب
کی مین شہر میں جا کر امام

کیا کوچ مکہ کی جانب تھا
کیا شہر فی مدینہ جا کر قیام

روایت یہ کہ ابویہ بھی
جب حوالہ یہ کہ فیضانِ مینا

وہ تاریخ چوتھی تھی جس کا
تہ و ن سب مل کر لکھا ہو
لکھو کوئی خدمت میں نام

نامہ یا فرستادن کو فیانِ خدمتِ خدامِ امام علیہ السلام غرض تشریف اور سی

غرض اور چاہیے نا لکھا
کہ نکی فدا جان و مال ہم
خطہ طاقی پوچھی واپس
ما جسکری شکر کا جلیل
جو پوچھی مان سلا اخیل
لکھا لکھو نہ ہی پیشیا
لکھی مینوں چل اور نہ
نیز یہ لکھی تھی بیانیہ زیر
بیا علی تہ من نہ ہر گز
نیز یہ لکھی کہ اس میں نہ
جوئی انکی تابع ہوا علی
کیا و لکھی مینوں نہ کو جو
مہر کا تھا حاکم نامو
کہ راستہ کو چو گزین
بہتر تر ہو جائے

یہ مینوں خط کا تھا نا لکھا
رہنیکہ اطاعت میں جان
تو اس وقت حضرت نے چہا
کہ نکی کو فی کو سلم ابن عقیل
کی چہی کی مختار کی کہ
کہ تھی اہل کو فدو بارہ
کیا سب سے بیعت پیدا تو
صحابی تھی نعمان ابن بشیر
مگر حال نامی میں سار لکھا
اسی ایک مینوں کی خط لکھی
جہا تک کہ تھی اہل کو فدو
تو حاکم کیا گیا مہر کا نہ کو
چلا و لکھی تہ منزل اب
مجھے کہ تھی سب سب حسین
کیا اہل کو فدو تھی حاکم

کہ تشریف کو فی میں لکھی ہو
غرض اتنی لکھی تھی خطا کو
چھا زاد بہائی جو تھی آپ
لکھا خط پر کہ کو فی انا کو
یہ لکھی ہوئی جمع سب لکھا
لکھا ہی کسی شہر تھی ہمار
خیزب ہوئی اسکی نماز
اوہوں بہت کو کو کو لکھا
عمارہ شفی تھا جو اب لکھا
کہ آئی میں ان سلم ابن عقیل
لکھا خط میں حال نعمان
عبیدہ مدنی اسم ابن اب
یہاں شکو کو پوچھا جو وہ
نیا جو اپنی کو اس میں نام
لکھی کہ تھی سب مہر کا مینا

جمال اپنا مہکو و لکھا
کہ گنتی میں تھی کیا کو پوچھا
کہا انوی کو فی کو اب چکا
کہ دینا ضرور انکو تم سب
ہی بیت سلم باوقار
کہ تھی اہل کو فدو وہاں
کہ حاکم تھی و شہر کو فدو
کیا شمع بیعت ہو کر خفا
مہا اک و سلم اسلام ابن
کہ و قتل کی انکی جلد میں
اسی پہرہ اوہ چائی کیا
نہ ہوئی یہ لکھی تھی خوب
پہنکر بدینیں لبا چلی
چلی پیشانی کو غلام
مبارک ہوا یہاں اچھا

برائے نام کہ پونچا وہ کو فیہری
اسی ہی چہ نام اپنا لین
کہ اول جو نام حکم نہایان
حکومت کی پیچیدگی
ڈرایا بہت کو فیہر کو نام
بہاعت کو مسلم کے برکھ
پڑ لائی مانی کو جا کر وہ
خبر جو مسلم کو پونچی نہایت
اوسوں کیا گہر نہایت
کہ سمجھا وہ اپنی کو کو کو
جماعت کے مسلم لاکھ
کہا پونچ لکھا ہی یہاں
فراغت بہت پہلے سلام
نہ دوش غمخوار کوئی
کہ اس وقت اگر گمان نہ
غرض پونچی طوع کی گہر نہایت
پلا یا جو پانچا روغی
یہ سنئی ہی مسلم نہ پارسا
بہ عبادت یہ اپنی اوس

جہاں حال کوئی تھی سنی کی بنا
یہ کہتا تھا پونچر من
وہ مغزول پانی ہو گیا
اگر سنگت کچھ نکلا ہی کو فیہ
ہر انسان کو جتنی غم
کئی جیلہ کرسکے جا بجا
کیا قیاد کو کو و مان
بلا یا جماعت کو اپنی
جہاں قید کوئی تھی ساکن
پہرین یہ فاقہ سن کر
رہی شام تپا نہ سوچوں
کہ کوئی کی سچا میں سلم
نہ پایا کسی شہد کا دایم
رہی ساتھ دیکھ نہایت
گہر آنکھیں شکیان ہم کر
کیا اوس پانی ملا کیا
کیا اپنے اوس پہر ال
گلی کہنی موجود گہر ہی
اور الہ کی ہی یکایت

غرض یہ ہی کہتا تھا اپنی
بہوئی جب سو تو یہ و سنی
اب تک کی گہر پونچر کم
یہ کہ کو کو نامی بندہ
کہ آخر زبانی ہی تھری
محمد بن شدت کو پونچا
رہی ان کو کو پونچی
ہوئی جمع اگر دوسری نہایت
لگا کہنے یہ دیکھ ابن یاد
غرض ان کی سچا میں
انہ پونچا جو جب ہی نہایت
اور اوس مغز کی نہایت
کئی بہاگ حلیہ کو پونچ
جو تھرا ہی سلم نو جوان
خیال ہی جمہور کی
وہ عورت نہایت پونچر
کہ اس وقت گہر ہی
غرض و سنی مس کو گہر
کہ نہایت اوس کا جو

کہ مطلب آرا پنا ہوئی
بلا کر ہی کو فیہر نہایت
وہ رہی سو اور تین
غرض نہایت کی کو فیہر
دیا نہ تو دل نہایت
کہ تم جاو اسد مع
کیا قیاس نہایت
مدد کار سلم کی با
رہی ان کو کو نامی
کئی چوڑ سلم کو کو
سچا میں ہی نہایت
ہی پانچا دمی نہایت
فقط آپ مسلم الیک
ترود ہو ان کو کو
پونچا ہی نہایت
دیا ان کو کو نامی
جو دمی کو کو نامی
نہایت ہی کہ ان کی
محمد بن شدت کا جو

خبر آو سنه دلی پرتو آقا کویا
پیشتی ہی و دظالم پیریا

که مسلم کانی نیست پیوسته
بلاکری تخته سحر کنه لگا
پیشتی ہی اودن و نونی بجا

اوس وقت که فرد بنیاد
که تم او را شفت جانی و بلند
کیا طوعه کی که کاجا جیسا

سبا خبر اسکا ژانین یاد
که قرار مسلم کو کر لا و بلند

بیان شهاوت حضرت مسلمان عقیل معه هر دو صاحبزادگان رضی الله عنهما

به دجما جو سلم فی پرتو نیم
گلی ماری کوفیو نگا و دان
محمد پنا شفت و دما جونا
لگا کنی مسلم سنی انکسا
چلی اوسکی کنی سنی و شیر
کیا جلی سی سر و سی سکا جیا

که بلو او اطلالمو کاعلیم
تو که وشی سب لالان
که انسی لکلی مین جم لاس
مین گزینا و یا مینین شیر
لیی ساته بیو سکوبی ختیا
زایا ذرا خوف قهر خدا

محل کسی طوعه کی بی اختیار
کیا دم مین کتو کجا و کجا
نمین سوگی کبر کبر طاحیر
بلا تا ہی حضرت کوا بنیاد
کیا لیک مسک کو اوانی نهان
پروخی او سیم یکا

ایا لینج تلوار کو ایک با
هوی پرتو موز و دوش و شک
که مین بدینی ناشتم نامور
بی صلح فی جهنمک و فساو
جهان تها و د موز و دوش
که مانی کو بیج لی جویم

روایت

روایت دوم، یاسطرح
اوس وقت مانند شیر بیان
لکلی پ و سی بلا خوف کاب
جری مین نهایت یادم خدا
جری انکی تپی خاندانی تمام
لگا کنی یون اونی و نا جکا
دغا کر که دو گیا آباو
که سب و سلم علیه السلام
پیشتی ہی حلا و موزی تمام

محل کسی طوعه کی مسلم جان
کیا دم مین کتو کجا و کجا
لوسی انسه کو بی یقند و کجا
شجا عال شیر مین بیکانم
ستو سیک کنی کو انی مار
جهان تها و دظالم انشین
کرین انکی در پرتو را جیایا
کیی انی تلوار کو بی تمام

چرا قوج اعدا مین سو کدیر
هوی کتی زخمی کتی کنی
جو فرزنداشت فی کجا جیا
کیا اونی هرگز قصد و نا
نه مجب لرای کر و دم بران
هر تها جو دل کمر و دیاو
د مین و کجا کثرت لینا جوا
کثری سوگی در کی دواو

چرا جی طرح گوشت و شیرین
لکی کنی اسپید و بد کمر
که میرجینی ناشتم خوشنما
جکایا سر عجز نا دم هوا
که اب جاتا سر عجز و نا
که تها به هر یک جلاد
نکر نا ذرا امین بر قصه
شیر فکی سده تها انصافی

| | | | |
|---------------------------|-------------------------|-------------------------|----------------------------|
| ہوئی کو کہ مانتے بہت نیکو | غافل کیسی بھی حضرت ہست | کیا بلکہ ارشاد بیاد ہست | شکر بلا محو اللہ سے |
| کہ لہری ہی پانی سنا | مکرم رہا ارشاد شیر خدا | کہ کسی تھی پیغمبر و جن | کہ باعث اک نینہ کی ایک |
| بہت ہوگی کہ کی برتری | روح مبارک کی بستی | ہی سیدی مصلحت الی | کہ قتل اک جوان کہیں ہو |
| سواس قتل ناحی کی جیتی | سبت خاں کہیں کی سوگی | خطر یہ ہوتا ہی لکھتے | کہ شاید وہ دنیا سے نہ ہوتے |
| نہیں مجھ کو غور رہنا یہاں | نہ رو کو کہ اللہ ہی رہا | سبب دعا ہی ایسا کلام | تو رخصت ہوئی لگی پر لام |

تشریف فرما شہنشاہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ از مکہ معظمہ جانب کوفہ و ملاقاتی
 شہنشاہ فرزدق شاعر در شہنشاہی راہ و خیر شہادت حضرت مسلم یاقین و یوسفائی
 محمود کوفیان و ترک رفاقت آہما زبانی فرزدق شاعر

| | | | |
|------------------------------|----------------------------|-----------------------------|---------------------------|
| رہایت ہی کی سی اجسام | پلی ہوئی صورت کنگام | بیاسی تھی کل ادنی و کی ستا | علی کی ای ذوالفقار پرتا |
| دہ تھی اپنی خاد و حرم | جو حضرت کی تھی سادہ الام | غرض وہ پیش کو پہنچا خبر | کہ کاٹا لیتوں مسلم سار |
| کسی نہ کیا بجانب امام | پہری آپ کو فی و الام | لکھا ایک تاجی امی با خدا | کہ حضرت کو شاعر فرزدق |
| دیا تہ پرشد کی پوٹان | لگی پوچھی اوس شاہچان | کہ تاکا مانی تو ہی یحسان | کہا اوسنی کو فی شہی و زان |
| تھی کہتی ہر شہرہ بکر و بر | کہ لوگوں کو کس حال چو کر | تو آتا ہی کہ یہ فیصل پنا | کہا اوسنی سنئے امام |
| کہ میرا ہی کوفہ بظاہر ہو | اوچو چشم باطن کی لکھن | کہا نیکو حضرت کہ ہر بین | مگر تھیں آل مہیکے ساتھ |
| اب آئی جو جو مرضی کہہ کر | جو چاہی کر ای امام ہوا | کہا سچ کہا تو فی ایمر و دین | تقصائی آئی میں جان نہیں |
| کچھ کہی کہ انور زان لہ نہ نہ | مگر وہ قلم زانچہ گردانہ | فرزدق ہی چال جہان | وہیں قعدہ پہنچا شہنشاہ |
| لگی کہ سن سہ کے سب تو رہا | کہ اسی بعد ختم ہو گیا خدا | پہرنگی نہ کر طوط ملک | لکھتوں ہی بدلائین ملک |
| کہ کئی رتخ کو فی تہم | ویدا مانی جا گیا جہان امام | سنا اوسنی شہنشاہی کلام | لگی اوسنی کہنی جناب امام |
| کہ تو ہی خود زنی تھی | کہ دور آسمان تختہ آید | تمہارا جو ہی حال نہ چال | خطر کیا ہی جو مرضی ذوال |

پائے پہ ریشی نہیں تم اگر
 سہوین قطع و فتر کیسے کرتا
 بہت سناؤ کو کیا تو سوا
 یہ جہاد اس آئین کو فنی
 نہیں جا کہ سخت مجبور
 بہت کو مینو کی گئی خطہ غم
 نہیں تو یہیں سے یہیں
 بغیر کیا یا اہم بسین
 طاقت کا دو نو فوج کو حل
 اگر چہ دہل کو یہ سچ
 عرض ایسی ہی بہت گفتگو
 سو کو فہرہ نامناست
 محرم کی تاریخ ترمی و سر
 جو خدہ میں حاضر تری شے کہا
 یہ فرما کی او سے شہ کربلا
 لکھا ہی یہ طرہ کی ای اجزا
 کیا شاہ سی حرم کا بیان
 سنا خسی جیسا سطر کا لکھا
 سحر کو جو دیکھا وہ ترمی

تو زمین ہی کو گنگا سے سیر سفر
 قندھا اور پرستی پی پیر
 جری جگ جواقت رگد
 عجبی ہی یہ فرماں پیر
 کسانکے بارہ میل س
 تیرائی پیرن کی فزولم
 سوی مکہ ہون جگہ سی
 پھرون کو فی کوکھ حاکم
 چہ پر نہا بد پر اور حال
 کہ علی خاں حکم پراسکا کینز
 رہی دریا باجری پر گاہ
 او ترنا لکھ پائی سیر
 سیر لکھ تہا پیر کاسر
 کہ نام اسکا شہر گرا
 اوتار سہا سہا پیر گرا

باکمال شہ کر بلا پھر چلے
 ملاقات حری پھر لائیں
 کہا خرمے سنئے شہ کر بلا
 کہ غریب کی پوچھا دل و دل
 یہ سن کر لگا کہی شاہ و جان
 جو تم اپنی سیرت قائم ہو
 کہ اس کی محاکو نہیں ہے
 نہایت چکا کیا باں زیاد
 کہ ہیں ساتھ تیرے نزاروں
 خدا جانی کیا دمی ہجوا نہ
 یہ پھر لیں چرخ جناب امام
 فرض اہ سنو و دل پر پھر
 کسی جا پڑ پڑی شہ کر بلا
 یہ سن کر لگا کہی شاہ و جان
 ترانہ باہی ہر نذر کی شہ

مع فرج شانہ ہر پیر
 شرف خواہد شدت وین
 ملاقات تھی ہوئی ملا
 شوہر و عجم اساتد و فنکار
 نہیں آئے تھے میں کیا یہاں
 تو کوئی کہ جان ہوا تیرے
 و کہیں ہی پہنچا ان سے پہلے
 تہمین جوڑوں کی طرح آواز
 یہ سب دوسرا تاج پیکر مالہ
 نہیں پھر جانی شک نامہ
 کہ پھر نہ پائیگی اس تہم نام
 کی طرح کیا جان میں ان کو
 یہ پوچھا کہ اس کا بانی کی کیا
 کہ کر یہ دلا کا یہی مقام
 فروکش ہوا لیکہ انو سنا

روایت

کہ فوجیں بھی پونہجی میں گئی
اوشی باہوی دہی انی
جہان چلی تھی پھر پونہ

کسی طرح کہیں کر کے بتایا
چلی رات بہتر لیکر سپاہ
کہا کہ بھئی اس طرح ہی تم

شهباز کبیر و شهباز
طی پرته تاریکی شهباز
پری ستار اتون امام محمد

شهاب شب سپر نور بر فلک
که نیلین برکتی تنی بختی اگر
که تیرج و عددی می بختی کن
امام دو عالم در یکایه خوب
که بگوئی معلوم آنورین
شفا عتق میسر بدج و دم
زمانه نهایت است اسکا تیر
تری بابا این تیر منظر
نور و خورشید تیر جی
یسمه کاجی نشیر باجدا
شوش سلطان الانرا
مناسبت سوچو توان خاتم
کیا نامه چه بیان جانست
بهم اپنی لشکر او سنجی
طبع دی سرفا فایده سیر
ده مرد و درما اسقید جیا
بهر و هر دهم من اسیر
و در آو کندی پیر یاک
محرک تیر پنج تنی آوین

سحر و دهر کی نو چرخ
و با تو تنی حق و چوب حجر
یہ ہی شہر و قتل کشمان
که تیر لای سالک تیر
یہ دشمن پیر پرتی تیر
حکایت میر پیرین نور دم
که تاج شہادت تیر لک
سبیل جنان تیر منتظر
عطا صبر و یال آتھی
اسی جواد صبر کرنا عطا
که وار و جوا خطا بین یار
کر و بیعت تکلم شام تم
یہ کہدی کہ دفعین کیا
بی قتل سبط رسول خدا
کر و کجا تیر حکم ملک
کہ آما دہ قتل حضرت ہوا
روانہ ہوا فوج لیکر کثیر
اوٹھائی خیم شہ نشن لب
کہ آیا دیوان ابن سعدین

یہ نوبت تنی آخر کہ پرتی
تو ہونا تہا خون او سے جگر
لکھا ہی یہ طبری تیر خیم
جماعت و شہر کی ہی کویت
کر کی تیر قتل فوج شام
تو مظلوم ہی و ظالم پرتی
تری وسطی شہدائی نویر
دہر پیرین اسکہ سینہ پرتی
خدا یا یہ میرا ہی نور صبر
اوٹھی خواب چرخ شادان
یہ نامی میں مہنوں اوٹھی
امام زمانہ جواد سکون پرتی
کہا نامہ فرجوشہ کا پیام
کیا افمنیج عرضی کی پرتی
شہ کر لایسی تو لکھنیکو جا
حکومت کو سہی کیا آتیا
یہی کہتی میں راکو باوٹا
ہجوم مخالف کنا زورات
مسلح تہا سب لشکر جیا

نہ ہستی تیر اشترو اسرار
ہوا تیر ارشاد شادان
کہ او شہ شوش شادان
یکہ تیر پیر لکھنیکو پرتی
مکر و دزدی ہی یہ روز قیام
کر قمار قید مظلوم پرتی
ہی فرو کس استہ حسین
دعای خدا سی نصرت
میری فاطمہ کا ہی تخت صبر
یہ سمجھی کہ میرا ہی ہی مقام
کہ امی تو عین رسول خدا
و یاد اہل نامی کو ہو کر خفا
ہوا شمشکین و ناہن حرام
کہ تہا نام حکما عمر ابن سعد
امام ہادی تو لکھنیکو جا
چلا اترنے حضرت وہ فایدا
کہ تہی لاکھ سب پرتی
شوش رفیق شہ کا شہ
کنا رچی پیر یاک ویر کیا

بهمن فی الحقیقت کیان است
 کرون کیان یان و کمالین
 گلی اوس کتی و ده تا گمر
 یکا نلام تیرای اوس فیض
 شفیع دو عالم کو کسطر تو
 کلاما ایک اوسنی انی شفی
 که کوئی لسی ہی کری پند
 کہ او اپنی حمد اوستی چون
 کہ راستی میں فواج اعلا کین
 کیانے مجروح چاس کن
 نہی کو ذوقین لوگ سلیم کتا
 و سی حمد و ابن سعد لعین
 روایت ہی اعدا جب بل
 کہ ان تین کاموینوں کی کہ
 حیا ہی یک مجکو پیش نید
 و ابن یار لعین تہا سخت
 انہیں اودہین قتل کر دیر
 تسابل مین ہی تانقصان
 تو پرتہ ہی خط کو دریا حیا

ہوی مانع آب ریاضے
 ہوی پیاس بیکہ قنار
 کہ افسوس تیری سلام
 پیاسی پران بیت رسول
 قیامت کو اپنا دکھا بنگار

سیان تک سیلیت نام
 کہی اک صحابی باذن نام
 گنگ بنوک و سیر
 سندی تیر قتل کچر کین
 کہ ماروہ سندھ سچ یہ ہے

روایت

ہوی تنگ تباہیت ابا
 بنی حیطر پانی لاؤینا
 ہوی مانع آب و سر کریم
 یہ رہائی سی ہوی نشہ کما
 مغرض دہاندر عالی جفا
 لگی زنی عباس و لچید

روایت

مکر بڑا ہاتھامیت کو نا
 کہی ہی بہت کو نا تھی

روایت

نیمہ مین پانی کو جانی پا
 کہ دی چوڑ مجکو دانی
 جو چاہی کہی تیر چوڑ
 لکھا اوسنی اسکو کہ شوریہ
 کہی بھجای مینی تھی خجک
 مین پیو گاتیری جگہ روا
 طلب ایک فاصد کو او کو
 کیا شاہ فی ایک نامہ رقم
 تو مکہ کو مینسی جاوین
 پیجا نہ خط سی و نہاد
 کرین شہ جو عالم کی بیت
 نہیں صلح کر سکو بھجک
 جو واقعہ لو خطی نہا
 کہ باجلکہ کہ لویا شہ وین

سچ پیاس کنک و رشک
 قریب سچا رافان شام
 بنی زادی آب بتیاب پون
 قیامت میں ہکا حادار
 دلی چوڑ و ک کسطر ملک
 کہ پیاس سی یہ نطراوی
 کہ عباس اودہین و کلام
 کہی لیکہ لو کو نکو شو ورا
 کیا ساتھ و انکا و کٹی
 روایت یہ ہی دوسرے سنو
 کہ مین گلی تابع حکم ہم
 پی خجک فی سکوشاکین
 سویا بن سعد لعین رقم
 و یا اور شہر کو و کون گرا
 لکھا اوسنی خطا سونی پان
 تو کیا اس تہر ہی و انقص
 تسابل سی ہی فائدہ کیا
 کہ اسطرح لکھا تباہی نہا
 دل یہ ویریت میں چنی ہر

که میخ غیر لکچی مبتدا
همی بهتر می آید سنجیده
به حال شرفی بطنیا بین
که می گرد خیمه کی خند می
که خندق مین بن لکشا
پژدهای سوط شاد وین نه
کبا یقصور بکا اپنی بیان
جوسب طرکی تخم جوت
ربیکا کوئی هم سنجیده
فدا تمبه بولی شوقین
بزدی بولرنیکو آیا کوئی
تبا لکک پوسه کس می
کیا کچه دایه دانی ایما کچا
پکار می کوئی داور سنجیده
هوا حر کو رزه عاج کچا
تھا لکشی نیست آیا سنجیده
په چرخ ابراجان کا بولان
که میرین کلاون مدد سنجیده
لگی کنی ترسی شنه دوسر

سنون و پوٹی پر چکشا
نہلہ خاتم پر چکار کا کیجے
نہید یا پر ایمان بلان
فقط ایک زمانہ وین با تو
کہ خیمہ چائی نہ کی چلا
خدا می کیا عجز باند ساز
سبب پھر لائی کا بولان
تو آخر لائی کی نوبت
اگر زندہ می تو چشم می
کہاں تم سہ آبا کی سباز
هوا طعمہ تیغ شیران
لگی کرنی تیر فکی بوجا
رفیق آپکی کام آئی چا
بارا می فزا ورس سباز
وہ حاضر و اخذ شاد
مگر آپ بیان ہی نالون
بیان شہاوت حضرت حرضی اندیشہ
نجات اسم وی ہوشیار
خدا تکوین کی دینی

کریں آپ منظور میرا کہا
شیر کر لائی جو یہ سبب
رفیق مونس بولن اپنی نام
کہ ادس شکر لڑی تمام
کہا می کہ دوسر میری
ہو می اپنی گمور پر چشمت
بجز کسری کچ نہ بایا
جو سبائی جو اصحاب
نہ ہم لائی فکی کبی آپکو
غرض ایک اونی خا
جو دیکھی لیشون کا رزا
بیان تک بولشکشی
جبا حوال یا شہ کو لطر
کری دلیکچ نرف اص
بیان لکی تسلیم کنبہ
بجانا وین و سکا چا شاد
شفاعت ہونائی تیری
یقینتی ہی خرنی جو ملک

نہ منظور ہو کر تو ای با خدا
تو جاناکہ یہ کوئی جیسا
کہ مال ب لائی کا بولان
کہا می یہ اونچی انی کینا
ہوئی جمع لرنیکو فوج شقی
بیان فضائل کیا بی شمار
ہوئی تنگ لک و خوشی
لگی عرض کر نہ لکشا
ستائیں گے کیونکر شقی آپکو
پے جنگل دعا چلا لک کیا
کہ آمادہ حضرت کی حاضر
نہ جنگاہ می ہنر ز مہ ہلا
میان وصف غنیمت چشم
کری ملینت نبی کی مدد
کہ حاضر ہونمیل ہی ہوش
لرون غنیمت کر کہ رشتہ
نہ دار رحمہ کا بولان
قیامت دن خیمہ الکی
ہر انسان ہوا لشکر

لڑی سی لکڑی و شاہام
لکی کئی آبچین و عجیب
جری کون بی سطر چکا
قلعہ اشک فشان لکھنوی

کہ تہ اوٹی ریختن الم نام
کہ یہ نور چشم رسول خدا
کرے سامنا اسکی تلوار کا
کہ ہوتا ہی تقدیر جو لکھا

ہوا اون لعینوں کو دلعین
سب اولاد ہاشم کا شر کا
مبت کو کہ زنی تھی انا کا
کہ سطر حمالی ملتیا نہیں

کہ جوڑی گئی زندہ نہ شاہان
یہ مختار کے گہرا مختار ہے
ولی با زانی نہ تھے رہنما
مقدر کا لکھا بدلتا نہیں

روایت

کیا کیا اونچی ہی بیان
کہ شمرنی اپنی لشکر تیب
سنے لعینوں نی جب بیا
لگانے لگی نیرہ و تیرہ
گری ہر گویا روحی نیم چا
سنان تھا جو اس لیل کا
لگا لکھتی تن سی کس کس
کیا کہ نہ ادنی خدا کا
ہوئی داخل خیمہ نور دین
کیا غنیمت لڑائی کی
لیلی استخوان پڑہ ریزہ کلام
کئی ایک کوئی نہیں بہر نما

کہ کیا راہ گئی ہو تم سب
تو سنتی ہی کبار کی و کلام
سنا نونسی رضی کیا یہ نر
شر کر بلا سورہ و جہان
پڑا او سکا تیرہ ہی کلام
لگا کاپنی ماتہ و سکا کلام
شقافوت سی کا کلام
لگی چادریں چھینے دلعین
ما بکلام شمر اور شمر
کہ باقی رہی ماجدہ نام

بہت شاہ زخونی چور چور
انام زمان پر شو محدود
یہا تک اکا و اک ہوا
عجب شمر تھا جی دلعین
کہ جسے بوی شاہ و لالہ
شکر کا تھا ایک بائی پلید
حوالی کیا اپنی بہانی کو
وہ لڑکی جوابہ تھی بھال
کہ نقش حیرت از ان
دیا سچ کوئی کو حضرت کا

خدا اکا کیا کچ نہ خوف خطر
ہوا سبط احمد کی مالوڑ
لگائی دم نزع شمشیر
تب باد مان غل بن پڑ
کہ تھا نام او سکا شیل
جسکے بہر زخمیونہ بدگر
لعینوں کو کو کیا لکھا
سمونسی سہندو کی روک
بشیر اور خولی کی چرا کر
بزو عبید اللہ بن یار
محمد بن اشعث بن سرج

روایت

کہا ہی لعینوں نے جب پلا
خدا این روز غل نی آہ کی
یلا لوت تیرہ کا سب پلا

کیا کہ حضرت تن جی
کہ تلوار قبضی دلعین کی شاہ
دانی و زرادشت و زوال

لیا جا یہ سر و زوار
کیا شمرنی پہر جو رستم
انظر و سکی جی چا پڑی کونا

کہ کر اپنی ہر سیر و نکوسم
توزین العباد کو کئی پلا

| | | | |
|--|--|--|--|
| <p>وہ باغ امانت کو یا سخی بیکہ شکر کا ماتہ کہنے لگا عجم کیسے ہیں گرفتار نال چھڑی نہ بچے یہ سن شہرخی بادل چاں سوار اک شہر لگا بل لاکھ دن مارا وہ سعد رہی تیریں دن وقار اوس کی کتا رہ پشیل کی مدفون آئندہ کی لہار</p> | <p>بچی تھی وہی جنگ لکھن کہ اتنی میں دس پانچ کھن مسلمان میں یہ اور جا کہ لکھا بھی کوئی تیر جان جو چاہی کہی لکھا این اران بعد زین العبا کو لکھا ایک اوس کی اسطر غصہ ہے کہ نفس امارت روان ججکہ تیرا بخور کہ لاش شہنشاہ کی تی ناہ</p> | <p>اگر قرار دہ درج ولا کہی سر او کی بھی سجا کوئی بی سب را بھی سز کہ ہی اسطر حکم این یاد کہ ان سکو اوس پانچ وہ اوٹو نہ بی پڑا چار جہان تہا وہ ملو ان کیا دفران و سکو وان بل قزاقہ میں تین سنیز کیا وائی باشندگان کما</p> | <p>وہ تھی خوشنم شدہ کر بلا یہ جا ماتہ خود شہر فی بلا کہ کا فر کے لٹکے کو بھی پڑ لکھا کہ ہی ہر شب یہ نہ ہا کہ اوس بہت یاوت شہر کیا قید کیسے کو سوار وہاں بھی سبکو باغ جو مال کیا اوسکی تہا سا شہر کی لاشیں اوس تیر تہا لکھوان عاتہ نام</p> |
| <p>اگر ہا ہی سہی او توں نام چارم تھی عبد اللہ والا سر موہی اسدین و خیز کل گلشن بخت تھی یہ چا یہاں تک کہ جام شہادت کہ میں ہی اٹھوان رکھوان تہیں جو فقہ باغ زہر کی نہ کہہ تو زرا دہیں بخت</p> | <p>سنوون شہید کا اب سکو سوم تھی محمد بیک نیک یہ پانچون تھی ارب جلی زمانی میں اچھن تھی لڑی وہ حضور شہر بلا اجازت مجھی دویہ خدا کہ وہاں ہمیں یادگار اہی تھی سہوان کی غلط</p> | <p>غیر از او قارہ تہو شاہ دوم جعفر نامی و نامو جو اندر عالی ہم خوش ملو سخی و دل و قوی خوش بڑی تھی علی اکبر نامو کای باپ سیکر شہر بلا یہ سکر شہر بلا نے کما ہوئی قطع ہر سال</p> | <p>شہادت کی آثار چھو بلا کہ اول تھی عباس علی گہ اران بعد عثمان الانراہ ابو بکر عبد اللہ قاسم عمر شہر کر بلا کی بھی و تھی پہ سب دوستین العبا کی وہ تھی جو کھیا رہے انتہا حوالان العینوں کھو گیا</p> |

| | | | |
|---|---|---|---|
| <p>تمہیں صبر لازم ہی لیں دینا نذرانی گئی اول کینہ کی ستا لی کی کو دین دہ شہ باصفات وہ اصغر کی تیر چنا چو لگا محمد تی اک دو سہ عوں سوم عبد رحمن والا اتنا سین گونہ لستی اہل غزا وہ تہا ظہر کا وقت سچ بچہ جمال تولد ہو جب امام جہان اسی ہی کرو عمر شہ کا شہ زین ملین تہا او کی لطف پہر لگی کوچہ کج کونہ کے تبی در جنتی سبکو گرفتار کر اوراد مرشد کی وہ پیر جو بیٹی تھی حضرت کی زین العبا روایت ہی یہ قطبی کی لکھا بی خاتون جنت کے جہان کیا ایک اونی ہی بی بیان کہا لافس اسطہ چہ حال</p> | <p>کحق صابر و عین کر بکا شہ رہی بیٹہ گوشہ نشین کی ستا گئی باقی لینی جو سکوفات اوسون نے بھی جا شہاد شہاد کی اونکو بھی ملتی بیان سنہ و تاریخ شہادت سید الشہدا ابا کی بیان سن کر تاریخ گئی خلد کو جو شہ خوشحال تھی شعبان کی با بچہ گمان ابا کی علیم اسکا پروردگار یہ عباد ہو احکم ابن یار چنانچہ کیا اوس سے دار کیا شمر لیکر بعد کر وفر دینی کی جانب روانہ کیا</p> | <p>شہنا پتے بیکہ ایسا کلام جناب علی اصغر باصف وہ اک شفی فی سونہا جو جعفر کی بیٹی عبد اللہ اخو شہید سلیم نامہ ار محرم کمان شہر آوینہ کیا جو شمار سن عمر شہ تھی سچ چاہی جی ہی ہو لکھا ایک اونی ہی ہی بڑا سپاہ را فوج پر گمان دیبا سچ فرق مبارک کو شہر مشق آباد لکھا سہر اک سبط رسول خدا</p> | <p>کیا صبر و دیب سان صبح شام جو تھی نور عین شہ کر بلا لکھا ایسا کمان کینہ کی تیر کین رویتی تھی وکی ہی لہ مقام تھی عبد اللہ او جعفر زار ملی اونکو بھی شہاد کی کا سن اک الہی جی ہی ہو تھی چہین نہر یار پانچ سوئی جبکہ پیدا شہ دوسرا کہا زار وفات شہ کر بلا کہ فرق شہنشاہ ہر دو جہان کیا وکی ہمہ شہید ہو خضود نیرید لعین لکھا معلہ پلیت شہ کر بلا دینی کو اونکو ہی خص تو کھینچ تھیز اوس کی کا کیا او کی پہلو میں خون یہ پہاوی تو جہا ج حسن نیرید لعین کے خزانہ میں</p> |
| <p>ہوا دفن جاکر بعد عزو سن رنگا بر سر شہک سر شہر سہراک شہا مہنہ کر بلا دینی میں پونچا جو با عزو سن روایت سہراک شاہ امام حسن راوہ سہراک شاہ جہان</p> | <p>روایت قطبی سہراک شہا مہنہ کر بلا دینی میں پونچا جو با عزو سن روایت سہراک شاہ امام حسن راوہ سہراک شاہ جہان</p> | <p>روایت سہراک شاہ امام حسن راوہ سہراک شاہ جہان</p> | <p>روایت سہراک شاہ امام حسن راوہ سہراک شاہ جہان</p> |

| | | | |
|-----------------------------|---------------------------|--------------------------|--------------------------|
| تقی عبد الملک کی بیان | اور سونے زانی پس اپنی | کفن دیکر اوس خیمہ میں | باعلان زنجبارہ پڑھی |
| مسلمانوں کی مقبری میں کیا | روایت | روایت | سرسید کو مدفن آباد کیا |
| حیچہ روایت سے اصلا مگر | یہ ثابت نہیں کیا گیا ہے | کہ فرقہ شہنشاہ ہر دوسرا | دہین کر بلا ہی میں چون |
| لکھنؤ اور دہلی میں یہ بھی | روایت | روایت | سرسید کی بی بی خرم بی بی |
| کیا انگریز قیدی نے بیان | سنا ابن ابن سے یہی کہ | کہ فراتی اس طرح تھی | کہ دیکھا عجیب و پر کہ یہ |
| پہنشان میں جی غیر لکھنؤ | ہری اور نہیں کہ وہی | اور اس شیشی میں | ملیت یہ وہ تار میں |
| کہ مینے چال کیا ہی جاتا | اگر کہنے حضرت ریا لکھنؤ | یہ علم ہی شیشی میں | جو تھی سیکر کھینچ کر |
| اور اوکھی چوہا میں کھانا | اور ماما اور صبح سہی | یہ سب کی خواب میں | بل و سوخت کو یاد میں |
| پھر آخر کھجور و خیر ہوئی | کہ ابن علی کو شہادت ملی | وہی دن شہادت کا تھا | کہ دیکھا جی کو تھا |
| روایت ہی از حاکم و بیہقی | روایت | روایت | کہ مینی شام سلمہ |
| کہ فراتی میں اس طرح وہ جاتا | کہ دیکھا پھر کو مینے خواب | کہ موی سر و رئیس سلطان | اٹلی خاک میں میں |
| کہا مینی اسی سرور و جہان | یہ کیا حال ہی کچا اس زبان | کہا یہ شہ دین فی | کیا تھا ابھی ہی |
| اگر اپنی امری سپر کو عالم | نہایت ہی سوانی کا گنگو | زمانہ ہی اند پر پیش نظر | دوتا بار اندوہ موی |
| میں چوہا ہی غور کرنے کی جا | نہیں بلکہ بیشک ہی | کہ سب نو چہ شہر رسول خدا | تہ تیغ اعدا ہوں یوں |
| اور اسوار و شہر پیر بیان | اگلے سرور نہیں کہ | تو کہیوں سرخ و صد | کہ آدم سہی تا |
| جو گدڑی ہی ایزد ملیت نام | اور نہیں پر وادہ | شہر اور چہر اور دیوار | سہی خون و قی |
| سوا کہ اس کا غضب آہ آہ | نظر میں ہو اسکے عالم | کچھ اور میں | کہ سہی جہاں |
| نہیں سبقت پانی تو | روایت | روایت | جو چاہی کرے |
| روایت ہی از بیہقی بر ملا | جلیل بن موسیٰ | کہ جس دن ہوئی | غضب ہی و میں |

[illegible]

پھر لکھتے ہیں کہ وہ لعین
 جو بی بی بی بی بی بی بی بی
 روایت ہی یہ دوسرے سب
 زمانہ سے حضرت مولیٰ شاہ
 جہاں و شاہ اور شاہ
 لہور و مولیٰ شاہ کی شہرہ
 علی ابن مسعود علیہ السلام
 توفیق و شرف و جلال
 کہ ہر سب کیا خون و آواز

روایت

اسی اثبات کا ثبوتی دلیل اور دود

موی منور است مبین

۱۲

کے کرتے تھے وہ اس طرح تھے۔

کونستانہاں عمر ایچ

یہ سرخی شفق کی نمایاں

۷
: تمام پیشتر قتل با مدبران

وای

توتنوں جو پشیمانی آغا و سکا

ملفوظات حضرت مولانا

کناری خفا کی ہو تجھ پر

اوسى روز دوشنبه

ایات

رکعتا تہا حقیا ایچ طبع سلم

سلاخی واری

بکار کوهستانی گلی و سیاه
 سبزی و زمین پشته و کوهستان
 که استی قبیله اسطوخودوس
 زمانه قبیله اسطوخودوس
 سی خون رنگ کوهستان
 بود که سی خون از و از
 که اسطوخودوس قبیله
 راندا و کی غم و کوهستان
 سی خون قبیله اسطوخودوس

| | | | |
|--------------------------------------|------------------------------|----------------------------|-----------------------------------|
| نور اکبر کا اس قدر رتبہ گیا | کہ اپنی کمر میں ہوتا تھا پتا | کسی جا پہنچی اس قدر کھلا | کہ گردن میں بنی وہ تہا ہا پتا |
| جو تہا در و ہا پاس بجو | میشہ و سی ایسی ہی تہا کار | کہ بی با تا تھا چاہ چاہ وہ | بہ سیرا بہ و تا تھا گراہ وہ |
| روایت کی کہ بن پھر نعیم | روایت | | جلیل بن سبت بنوف نعیم |
| کہا کوئی ہی کہ میں نے سنا | کہ روتی تھہ بن خیر کربلا | یہ پڑتی تھی شعیر بن خیر | تو غورا سنے و خنی ہا کی |
| صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | شعر عربی | | فَلَمْ يَرِيقْ فِي الْخَدِّ |
| أَبْوَاهُ فِي مَعْلَا قَبِيْشِ | ترجمہ شعر | | وَسَبَّكَ الْخَيْرُ الْحَدِّ |
| بنی فی تہی جو بھی جہاں کی | چک کی سی چکر پانڈ کی ہی | تو ریشون کی سردار تھی پان | تھی مدبر کا کہ بنی خیرا |
| روایت کی کہ بنی پانڈ کی | روایت | | کہ میں سنا اسم سیر ہی |
| کہ انورہ اس طرح کہ تھہ | سنا تھا نہ و اخبو کربلا | سوی قتل حد بن کربلا | اوسے روز روز ناخچا |
| تو میں نے یہ سنا کہ وہ عزیز | وہ نور بعد کون جہاں | ہر اٹھا کفار سی بہ شہید | اٹا شایا و میں گیتہ بنی |
| کہا ایک ساوڑ کو میں نے بلا | کہ کہ سی شکل پوچھا درازا | غرض دینی پوچھا تو پانڈ | کہ مارا گیا میں شعر غدا |
| ہوا کہ بلا میں ہ جا اڑ شہید | لڑی و س میر و جہاں | کہوں کیا کہ تھا کو لڑی کا | کہ رو تھی شہر و جہاں |
| الَا يَأْتِيَنَّ قَائِلِيْ هَيْدِيْ | شعر عربی | | وَمَنْ يَنْتَهِ عَنِ الْهَيْدِ |
| عَلَى رَهْطٍ فَهَوْ دُكْمُ الْهَيْدِ | ترجمہ | | إِلَى الْمَجْدِ فِي مَلَأِ عَيْدِ |
| تو اچھی شہر کہ ہو کر لیان | شہید و پڑ پکا کربلا | لے آئی تھی اتان خیر کا | کشا کش سوس جہاں |
| روایت کی کہ جہاں کی | روایت | | جی نہاں بن عیسیٰ |
| اوسوں کہ بنی شہر | جو ماعون مرد و تھی گہ | اور اوس کہ آگ کی گمانی | سراک حفر کو دیکھا کہ |
| لی جاتی تھی و سکودہ بنی | اس میت پڑ پکا جہاں | اچھٹ اتان جہاں | تھا پتا کوئی سیر کو |
| وہ جا تا تھا سو کہ پانڈ | | | اچھٹ اتان جہاں |

اس آیت کا مطلب پڑھ کر
 ہوا یا کسی معبود کی عتہا
 خدا کا بانی ہی ہے شہرین
 مسلمانوں کو کرنا ذرا
 وہ دنیا کی شئی کی گویا تمام
 ہر ایک شہر دیہات میں بجا
 جو تھی جو کہی ہوئی انکسبت
 جی اوس قسم کے کہی ہو
 کہ ایک اونچی جی پڑا
 تھی پہلی جی منزل کے پیر
 لکھا خوشی اک شعر و شاعر
 یہی سنی مطلب ہی شعر
 لکھا لکھن اونچی دیوان
 تو پہلی جی منزل ایک چین
 تو پوچھا وہ کئی یا بے جا
 کہ تیری جی سی جہت
 کہ بہت کرید و باران
 اور اسطر حسن بن
 ملا خط بھی لکھ کر

حسن اچھی طرح کی گئی تھی
 سن کی اب حوالہ نام
 لکھا کہی ہون فرق شاہ
 کہ ہی راندن پانیہ پوچھی جا
 جنہوں کی شاہ پڑھو عام
 یعنی پھر تیری وہ لکھن جی
 یہی ہوتا دکا و وہ شاہ

اگر اصحاب کت اور وہ
 اس آیت پر پوچھا جو پوچھا
 کہیں پڑھکی پوچھ کہتے
 دیا کہت کو سدا کہتے
 یعنی تیری پر فرق شاہ نام
 مسلمان کاتی تھی وہ پوچھ
 یہ ایک شاہنشاہ کہیلا

روایت

میری قتل جب پڑھ کر
 لکھ شہر حرمی کا پنی ویا
 یہی شعری لکھی ہون
 جی جو قاتل بن شہر
 نہیں فرق سمجھ کر
 سب تری تو دیکھا اچھی
 کہ کسی جی اس شعر کو لکھا
 برس پانسو سا کا پوچھ
 سب کلک لک نامہ پڑھا
 بلا شہر شک کی جانی
 کہہا زانو نہ پڑا

جدا کر لکھنوں کے فرق نام
 لکھا مہی ایک وسد پان
 ان کو امہ قتل
 وہ دھوکا مشیرین اور
 ملے ہلکے تشرہ کام
 ہی دیوار پر وکی پڑھا
 تو رہنے چال رس کہ
 اگامی ہی یہی شعر پڑھا
 کہہا کلک ہن اونچی
 کہ رہنے اون لوگو کو
 عرض ایکی فرق شہر کہلا

سچا کہت تھی سچا کہت
 تو گویا کیا تھی سر کو دیا
 عجیبہ یہ کہت کیا ہاں سر
 کیا قتل حضرت کو دینا
 پہلے ہی کہی کوچہ کیو بیہام
 نہ تو خدا تیا پارس
 جدا جسم سی و جی گویا
 بہت پڑھی یہ شاہ
 روانہ کیا و رفتہ مویشام
 ہوا عیب سے پھر نہوا
 شفاعت کی امید کیا
 چلی کیے جو فرق شہر
 اور اس سنگ پڑھ کر
 کہ آتا تو دین جانتا ہون
 اور اسطر حسن بن
 کہہا ایک لکھنوں کو شہر
 دینی مطلب ہاں رہن
 کہہا بات بہر

| | | | |
|----------------------------|----------------------------|--------------------------|---------------------------|
| اور روتار تار تار بہار زار | اور آواز فضل خدا و نیکو | جو ہوتا تھا نازل پھر کب | اوسے دیکھتا دلدار ک |
| غرض ات بہرائ ہ مر خدا | تھا شادمانی کا دیکھ کیا | یہی دسکی باعث تھا اکلم | ذریعہ ہوا خیر انجام کا |
| مسلمان ہوا دے وہ بایسا | غلام شجر جی انسان بنا | بوقت سحر کیے پھر فشاہ | جلی کو سچ کرو انہی پر باد |
| وہ در ہم ہی ملو جو تہیں | لعین کو لکھ بادل شادمان | جو اسپدین کو لکھ بایشتے | تو در ہم سے وہ سکر تیشی |
| گئی دین دنیا سی ہ ناجا | رہی مشتک لعنت کر گار | یہ ہی قدرت خالق در | کہ لہ نہیے ایا جان ک |
| خدا گلشن خلد دیکو آوے | اور ان کافرو کو جہنم | یہ سر شینے کی محبوبی جا | کہ جس سر کو چوبین سوال |
| غضب ہے کہ وہ سپر نہ پڑی | پہرین و سکو لکھ لعین بزر | بروایت ہی لڑوہ پیدان | تہیں پر دہی ہو چیا |
| یکہتی تہیں دیکو اسی ثانی | تو ہی عالم الفیہ انامی از | ہو جس ہم نازک پیکر ان | غضب ہے کہ وہ پیکر کوئی |
| نی جس کا سدر بنی خواجگاہ | ہو یون نقش دیکو بزر | ہوئی جلی مرکب سوالین | ای خنچ اوسکی لائیں روید |
| اور اہل جرم کا وہاں حال | کہ پیکر یکہتی ہی جبال و خا | کہ اپنی برادر پسر غیب | ہوئی آگاہ کی رو بروقت |
| جلی سب کی گردنہ تیغ جفا | بنی قاتل اونکے امیر جفا | ہوا ابن ہر کو کیسیا غم | ستم ہی ستم ہی ستم ہی ستم |
| ابلی موسیٰ یہ روئی کی جا | کہ ہوتا ہی قتل برین جفا | بکرتا ہی اب خاندان | او جرتا ہی اب بوسنانی |
| ہوا گل چراغ علی فاطمہ | ہوا شاہ اسلام کا خا | رہا کوئی مولش کوئی فیت | سوا خدا تہا اوسو شفیق |
| عزیز و عیس کوئی نہ زندہ | سوا عابد شاہ دین العبا | ہی تہر کا پٹنا کا چہرہ | یہ سن سن کیا احوال |
| ذرا خاد و امیر شمل بندہ | کہ اب تہم تو اس واکا حال | جو کہ نہا ہی سبط نبی ستم | ہی لکھی عا جز زبان قلم |
| یہ و غم ہی جس قیاسک | رہینگے غم آلودہ جن ملک | جو چاہی کری ہی خدائی | کہ دار خانی ہست دانی |

بیان بہینہ انیرید علیہ سچہ کامسلمان عقبہ کو معہ فوج جانب مدینہ منورہ پہنچے
تاریخ کرنے شہر کے اور رواج دینا منہیات شریعہ کا ایسے عہدین اور
پھر مٹی کرنا مسیحی نبوی صلی علیہ وسلم کا اور قتل اکثر صحابہ کا

اب اگر نہ سچا اور گریز
زنا اور اخلام و سود و ہزار
پر تاسک بڑا اوس لکھن دہا
سنوای بصل یہ تم ماجرا
لکھا بعض نے کوی یاد سی
پہونچتی ہی و جا پڑہ شیعا
مہوئیات سودا کی سی
کیا تید بہنو لکھو اسو دیا
لیا لوٹ پہلے سلمہ لاکر
کینے ز مسجورین ان پر
فلک ز زبان برش عاجز نہا
گئی دانسی کی کو روئے فلک
جلایا تورو نمین لکھ لکھ
عقبت کہ وہ حسن بیت الہ
یہا تاسک کیا سب و ان ظلم
رہا شام کی ملک پان بنیا
بیج اولی کی تھی دہندہ پڑ

کہ فارغ ہوا جب نرید لعل
حلال ہی ہا پر کیا عجب
کہ گل عقل کے ہو گئی جان پر
کہ اکدن یہ ورجانی کیا
اوس ظلم کی بحر تھی راڈہ
لگی لوٹنی مارنی ایکبار
جواو سن ہر تھی سید
ہزاروں ہی گمزدی کی
ستونو تین جیکے ہو کر
اواکی غازیانی نان نر و

فائدہ

کی سب سے ان بھی ظلم
کیا کچ نہ خال کا خوشو
بہر اسنگ کفاسی آادہ
ہر اسان ہو اہل مکہ تمام
حکومت پودہ سکہ برسات
تھی خیار و سیاہ چرخان
جاکہ شہر سورج و شہر

حسین دین کے نان قتل
لکھا عہد میں و کمر ہونای
شب و زہر تو وہ نہ خور
جو کلمہ تھاعقہ کا بیٹا او
کئی سب سے کو دنا بکار
کیا تین ن کرک نان ظلم
سوا اوکی وان اور بھی نر
و نان کی جو تھیں نر
دیا باندہ کو روئے ملک و نان
لعینون کیا کیا لکھو

قدیر کعبہ پر تہا چو پڑ
کسے جاکی کعبی بہن شو
کئی ٹوٹ اکثر کرم ستون
وہ مردود و بخت ہوا
سعی اور نہ برسی تھی
ہوئی ہیکہ کعبی کی تھی
ہوا ورنی ان جاکی

تو پہر ملا اوس تھکانے
مہلن رہبائی عربی اشتبا
باعلان پیتا تھا جگمگ شہر
مدینی مع فوج بھیجا او
کریں تخت تاراج تا کیا
کہ کعبہ اوشی رہنی الی تمام
مہوئی قتل پر جوان شہر
کیا فوج والوں ان کو خرا
نخس کو دیا سبے سا لکھا
کہ نگشتہ پہنچے ہستاجرا
کہا تاسک لکھی غم کی پاستا
اوتار اشتیقا فی اوشی
لکے کرے بہ خیر کو نکسا
شرارت لعینون کی کیا کیا
کہ تہا نام مشہور جیبا زید
کہ مرکر ہوا وہ جنم سید
اوسید مولا جاسے وہ

شہنشاہ پانامختار بہن بھیدہ تھنے کا سلطنت عبدالملک پر کو تھین

بنا جا کر کوئے مختار مان

را حکم علی الملک کچھ نہ دیا

تو بھیجا خواہل و خنی اپنا دل

کہ جا کر عمر سعد کو لا بہان

نہ آیا عمر سعد اصل دوان

مگر اپنی اپنی کو بھیجا دوان

جو شخص کی حاضر ہوا بلا

تو مختاری اوس کو بھیجا بتا

پوچھنا مختار کا شخص سے حال عمر سعد کا اور قتل ہونا عمر سعد کو شخص کا

ترا یا پل بند ہی کہاں لے گیا

کہا اوسنی اب بھی دفنائے گیا

اکا کہتی مختاری جلد سا

را کیوں حکومت اب کیوں

بہلکیش قتل شدہ نامدار

کی خانہ نشینی نہ کیوں اختیار

یہ کہ حکم ملا کو بھڑ دیا

عمر سعد کو شکر کو بانڈ لا

اور اوسکا جو بیٹا چلی خبر بہان

ابھی اوسکا اور انکا سیکان

تو سر کا تکر یہی ہے خبر

محمد کے خدمت میں کھڑو

کیا اوسنی تعمیل حکم اوسکا

وہ حکم پر عام اوسنی دیا

جو تھا کہ ملا کی لڑائی میں

شریک عمر سعد پیر و جان

جہاں پاؤ دیکھو نہ بہا کو کو

کئی دینی میں مارا کو کو

خبر سنی یہ کوئی دالو تمام

کئی جانب بصرہ و کوشام

تعاقب کیا فوج مختار نے

جہاں جسکو پایا لگے مارے

جیسی مارا اوسکو بلا بھی دیا

اور اسباب ہی لوٹے سکا

پھر لائی غولی کو مختار سے

اوسوں کیا کچھ بھی نہ بچا

کئی پہلی تن ہی جدا دینا

دیا بعد سولی لپو و سکوت چڑا

بدین ہی پھر اوسکی آتش لگا

جلایا اوسکی گئی خوب سا

لکھا ہی کہ مختار نے چہ نہ

کئی قتل کوئی نہ وہی تھا

بیان مقابلہ ہونا لشکر مختار کا ساتھ عید الدین زیاد کی اور قتل ہونا ابن زیاد کا

عمر سعد غولی و شمر لعین

کئی قتل مختاری جو دین

ہوئی فکر اوسکو کہ حیل

سہرا بتل ملعون ابن زیاد

وہ قتل میں بہتا تھا شمع

بہتا وکی پھر وہی شمع

غرض حکم مختاری یہ دیا

کہ اسی ابن کاک اوس

کیا فوج کو لیکے وہ بیکام

جہاں تھا وہ ملعون عبداللہ

سنی آمد فوج کی جو خبر

تو موصول ہی وہی پہنچ کر

کیا پندارہ کو سو جانقا

کہا یہ پیریا کی ہنگام

براہیم نے پہرہ پائی خبر

تعاقب کیا اوسکا با کوفہ

ہوئی پہر ملاقات و توفیق

کہا یہی پوس بھر کی ناک

اوسیم لڑائی کا ساتھ

لڑی بھیج شام تک خوب سا

ہوئی فتح از فضل سب الدین

کئی بہاگ سب فوج ابن زیاد

جو فوج مخالف ہی و کوٹلا

کیا قتل اوسکو دین ملا

جدا کر کی بہتر ہی حیل

بفضل خدا فرق ابن زیاد

سمجھ کر اوسے تحفہ لاجوا

براہیم کے پاس بھیجا تھا

| | | | |
|---|--|---|--|
| برائے ہم فی اوسکو مختار پاتا کہ نافع کیا تھا جو نفع نام کتاب میں تو ایسی کج جو لکھا وہ سن ساتھ ویران چرکتی | دیا بھی کوئی کو کر لی سپاس ابا و سکی ہوش میں غلام لڑائی میں مختار کے بڑا لکھا ہی ہی بل تاریخ نے | جو پونچا وہ سپاس مختار کے ہوا آپ بھی اپنی جان سپاس کئی ماری شہر نیرا بل شام روایت ہی پڑھنی کی صحیح | کہا ہر وہ و اہل و عیال اوس کی کاپی بے فرق آلودہ خاک کی ہو چٹکارا و پیرا اسی گوش دل سنیں فسید |
| سیرا فوج اور ابن باد گسا سا چپا آنکی نہ تو بڑا اسی طرح اوس کی کیا تیار برائے شوت و ابن سینا پید | چو ابن جدار کو دیکھا نہ ہوا امنہ سی پیدا سہر کر ذرا ہوا پھر تو نظر غلطی اب بار ازان بعد حوی و شمر و زید | وہ ایک بڑا سا پونچا ہوا گسا منہ بیچ آؤ تو نہ کی راہ غرض ابن سعد و ابن زیاد غرض سوطی عذاب و نانی | گئی مٹ اوس کی کج مٹ مان ہوا آشکارا وہ مار سیاہ سنان بن اسلم و عمر و نہا یہ سباری آخر کئی ظالمان |
| اسلم سپہ آئی لاشوں کو بھی عوض میں شہر کربلا خسرو | وہ روز کہ ڈھیری نہ باقی رہی لعین تم پیشہ و بی شعور سویہ و عارہ آخر کو پورا ہوا | حدیث ایک ہی سنیں موشا پڑھنے کے پلاکت میں مترنار ہوئی قتل و جہاں لوبیا | یہ حاکم می عہد تہار کج کہان کسی طرح کا شک نہیں نہا |

فساد آنا اخیر کو عقیدہ مختار میں اور جناب کرنا مختار کا ساتھ عید الدین میں
کے اوپر قتل ہونا مصعب و عید الدین میں پیر کا مکہ معظمہ میں

| | | | |
|--|--|--|--|
| عقیدہ میں مختار کی جی محمد حنیفہ جو موجود ہیں تو پھر اوس کی دین سبایہ پر غرض دیکھی بہائی جو عجب | پھر آخر کو ایسا فساد کڈا وہ بی شبہ سہر کو عوین لڑو نہیں عید الدین میں وہ حاکم تھی دیکھی از حد حوی | کہ آخر کو خدایا اوس کو ایسا بو غرض کوفہ اور دیکھی اطراف سنی جبکہ یہ بات عبد اللہ لکھا نامہ مصعب کی ایسی | کہ دیکھی آئی ہی ہاوس کی سزا ہوا حکم مختار باکر و فر خدا فیہ کج جو یہ کہنے لگے کہ لڑنے کا مختار کہتا ہی چا |
| لڑو اوس سے جا کر تم گیکان کہا اپنی لشکر سی طیار ہو | جو چاہی کسی پنداری چا چلو حیدر مختار سی اب لڑو | کیا نامہ بڑا لکیر و دان غرض خوب جنگ بہ اقبال | تو پڑھتی ہی خط کو دین گمان بولی روزوں طایبہ فی زمین |

| | | | |
|--|--|--|---|
| <p>لڑی و دوز آسپین نرنگ برہم تہا نام حکما و دان اکہتری چہری کی سہ بلا</p> | <p>چرا پھر جو کہ فی ہر ملک کیا مارا وہ بھی میرا گنا</p> | <p>تو مختار مارا گیا جلانے پہر آخر کو صلیب ماری گئے</p> | <p>دکھایا جو صلیب پر فٹے فر سہری وہ تاشام لڑی رہے</p> |
| <p>کہ دیکھی ایک لڑا تہ عجب جہین دیکھا تہا رک پڑھا تو پہنچی صلیب فہمی کہ نہ دکھائی پہنچا خواں خدا لڑیا تہ عبد اللہ افغان بہر لگی کہنی تب سہلیت چہر تو حجاج ظالم عبد عظم و شان لیکا کاٹ مینہی عبد اللہ کا کہا اوسے جا تہ تاخیر کہ وہ طائف کا تہا شہر و لاہور و یا حکم حکمت جہل بر ملا کہ کیا یاد از خوف رحمت مہرودی جہان فرستی پکی بہتر و یا سن تہرستی یار حجاز اور مصر و عراق اور شام ولید اوسکا بیٹا خلیفہ ہوا</p> | <p>وہ کہتی میں ہی القاب عجب رکھا تہا جہان پیش ازین جو دیکھا کہ صلیب تہا بڑا کہا تب عبد الملک فی شہ سہا یا میں لہین پلہر و سکی بہر لڑو چکی کی میں ازین بہر رہا پھر وہ خاموشی اور زبان کہ بکلی کہ پہنچا نہا نہی چل اوسید کم کیا ساتھ کھنکھ کیا خوب مان و منی مان و میں اپنی لشکر کو اور بولا کیا سیکڑ و من منو کو شہید و مان لاش کر او کی ڈلوڈا ہوا جبکہ یہ واقعہ آشکار کیا اسکی پڑ پڑ یہاں جو عبد الملک پہنچا گیا</p> | <p>نہیں صحت ہی اسے ایسا سہراک شاہ امام زمان یہ مختار کے سر کو ہی کر دیا کہا کہ کای وہ رہے چلا کر کہ صلیب پہر بڑا کہا فوج اب جلد تیار ہو مناسب نہیں کی سی طرح مان کہ یخو اب کجا ہی اسے جو مان تو جا کہ جانی پاضی ایسی وہ وطن نہ لڑن کی طائف جڑ نہ کچھ پاس داب کعب کیا یہاں تک کہ اندر دم پہنچا حرم میں جو لڑکی وہ بھی کیا سب نے لڑکیں بے بین کم اب لگی منو کہ وہ صاف تہا اسی میں جہاں پہنچا</p> | <p>روایت ہی عبد الملک کی اسی شہر کو فی کی مان کہ کہ اپنی شبہ مختار پس یہ دیکھا کہ عبد الملک کی غرض وقتا دہی عبد الملک لا اپنی لشکر کے سردار کو حرم میں ان قتال چون لگا کر فی اگر روز اگر بیان یہ عبد الملک فی سنا اوں غرض کیا حجاج لشکر ملا سہوختی ہی و سہ ادب زار کہ جس تک تاخیر نہ ہوا جو عبد اللہ ہی بیکہ مرید شہر و کی فونہی حرم حرم یہاں اور کوئی ہی اختلاف مکہ میں ہوا نہ ہو کی</p> |

| | | | |
|---|--|---|--|
| یونین بھی تار مارا عمر نہ کوئی راہی نہ کوئی رہ خدا یا بحق نبیہ الہ را | کتاب میں تواریخ کی بی خبر بہی کچھ تو خام نہ کوئی رہ | ہر آنرو جان بنیاد بھی تا خوشی ہی بہتر نہ کوئی کلام | خدا کا فقط نام باقی رہا پس آگے خدا جانی ہی اسلا |
| خدا یا بحق امام حسن سورج و غم و دگر سیر کی نو کرد و راب سیر حق را | حق علی شہ زوال من بہی التجا تجھے ہی سیر گڑھی | محبت تو اپنی محو کر عطا اگر ہو تو پو آں احد و غم | رہی و ملین چشم سوسل خدا سوا اس لکم کی نہ کو کچھ الم |
| پڑھی یا تنے جو کوئی کیا نہا یا طویل سے المبت | شرارت سے نفس کے تیر کیا نہا یا طویل سے المبت | خدا یا بحق نبی فاطمہ تو کر رحم اد سپردم دہا بن | ہو یا بحیر عاصی کا پین تہ کی ہی تو جہا زار و جہا بن |
| | موتی خام و بٹنوی تمام | بس آگے محمد نبی سے مد سلام | |

قطبہ تاریخ طبرستان از ک خیال سخندان نواب احمد سخندان عرف صاحب مختلف شرح شریف نواب محمد تقی خان جو

تاریخ طبع کد و ای جو کشش تم شتاب اب

یہ شتوی چہی ہے بے مثل و لا جواب اب

نہ احمد و اللہ کہ کتاب فیض اکتساب تسکین بخش دل برنا و شاب شتوی بآب و تاب ریان احوال واقعات جنگ بدر و غیرہ
خزائن حضرت زین العابدین و کائنات فخر موجودات صلوات اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم و واقعہ حادثہ شہادت مظلوم کربلا علی
و وقوع حوادث نفس بعد آن و خرابی ظالمان و بیابانی آہنا کہ موسوم بہ گلشن سحران است تصنیف مخزن اسرار الہی
معان فیوض شائعی مقبول با نگاہ الہی دیوان حاجی امجد علیخان صاحب خفی تادری مرحوم و غیرہ مخلص و خواہم خلعت دیوان
نواب علیخان صاحب سیرین و سرچہ ہر گرجین و پو فصل شہداء و اکابر و شہداء ہجری بصدق نیت حق طویت بفرج بیت الاحرام پی برزند
بعد فراغ حج و زیارات وقت ملاوت از مدینہ منورہ در بیان راہ در شہداء ہجری جان بخشی و سلم کردند و ہدف فیض خدا علیہم السلام

درون گشتند ز بی نصیبان و ای که حاجی دلم در اثر تاج شهنشاهش مغفرت کند و از رحمت دایمی برگزیند و بعد از شریعت برین
 شان حسد رشتادین بنیاد بشنیرد و زاده شان بچای جهان میانشان تمام دوران پابلو صلح و معاودت خانانست پابلو صلح
 خان صاحب عرف شمشیر مبارک خاندان پابلو و ارفعی خان صاحب با دو قلعه دارد و از اختیارش باطل غنیمت که در مسکن گزینید و
 منصوبی پسنداری برگزیند نظام پابلو صلح اعظم که در ازاد قاعات زمانه کبر و شرفش بماند اتفاق رفتیم به مقام اعظم که در دنیا با شما
 مع و ثناء حمد و صین شنیده اتفاق ملاقات با عادت و وساطت شفیق ولی رفیق قلبی مولوی حاجی سید علی مدد صاحب
 رئیس کهنه می نعل لکن ملاقات بهم رسید فی الحقیقت شما اخلاق و مکارم اشفاق زائد الوصف است این را
 یافتیم زبان از توصیف آنها عاجز و قلم از تحریر آن قاصر لهذا از ان در گذشتیم بعد عاصی پروانه که از ان
 مکر تذکره شوی مذکور میماند آمد از شنیدن آن دل عقیده است منزل بگفت با بوبه صاحب محمد حسین
 بنا بر طبع آن اصرار تمام فرمودند و فرمایش با شکر کردند از جوش رغبت خویش و محبت کمال
 این در لیش خیال محبت طبع فوراً اصل مسوده مصنفت مودع منقور گرفتند بنا بر طبع از همه بنجا
 بمطبع علوی خویش برسمیل بلند ارسال کردم بسبب بودن مسوده اول و نه افتاد و نظر ثانی
 مصنفت علیه الرحمه و جان بختی تسلیم شدن نشان در سفر سعادت الله بناگامی شکوک جا بجا باقی مانده بود
 انگاه بنا بر نظر ثانی کردن بران بخدمت او ستادشان که مشهور آفاق بچانه و طاق کلن شهر که مشهور بجهت برستم مکر اعظمی
 احمدر حسیحان عرف اچو صاحب تخلص جوش هستند و موجود بشیر بودند واده زیب و زینین دوباره گنایند
 اگر اتم من بود به بوبه کمال و عرق ریزی خیال منج مطبع علوی جناب مولوی محمد معشوق علی صاحب
 گمنده وی مشقت تمام اختیار کرده زینت و زین ترتیب کرده بطرز خوب و صورت خوش اسلوب در راه
 جمادی الاولی ۱۲۹۰ هجری در مطبع علوی مقام گذشت که در محفل علیخان با تمام بده پیچیز عاصی محمد علی بخش
 خان حقی نقشبندی از علیه طبع پیراسته مطبوع طبائع خاص و عام گردانیدند فقط ++

استہار

بیچ خدمت فائز البرکت صاحبان

مطالع نزدیک و دور و تاجہ ران ذی مقدور کے

انہاس ہے کہ پشیزی سعادت منتی مسیحی بگلشن حیران

از سر نو بندہ ہے درست کی ہے بلکہ تصنیف نو کی ہے حق تصنیف مالک

مطبع علوی کا ہے اس واسطے مطبع علوی میں طبع ہوئی ہے مہرانی ثبت

کی ہے کوئی صاحب بلا اجازت احقر قصد چاہے یا چھوڑے کانہ کریں جب قدر کتب

تاجرانہ و کار یوں مطبع علوی سے طلب فرمالیوں ورنہ بموجب قانون

سہم شہداء عزیز بار نقصان ہو شکے اطلاع اسکی بذریعہ اشتہار

ہے کر دی ہے چاہیے کہ خلاف اس کے نفس و اوین فقط

داسے سند اس امر کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع علوی

کی ہے مہر مطبع ثبت کی گئی فقط

